

☆ گوشہ علمی و تعلیمی خبریں ☆

مرتب: پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم۔ ڈاکٹر مسز بشری بیگ

ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کو وفاقی وزارت امور نو جوان کی جانب سے نیشنل جناح ٹیلنٹ پوتھ ایوارڈ ۲۰۱۰ء دیا گیا:

مورخہ ۱۱-۵-۱۸ کو کراچی جیم خانہ میں منعقدہ شاندار تقریب میں علمی و تدریسی و تصنیفی خدمات پر دیگر پانچ نو جوانوں کے ساتھ انعامی چیک، ایوارڈ سرٹیفکیٹ دیئے گئے، جس کی خبریں ٹی وی کے متعدد چینلوں اور تمام اخبارات نے شائع کیں۔ اس حوالہ سے روزنامہ جنگ کراچی نے ۱۹ مئی ۲۰۱۱ء کو درج ذیل خبر شائع کی۔

صوبائی وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی رضا ہارون نے کہا ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی صورتحال میں جہاں ہمارے نو جوانوں کو دہشت گرد اور انتہا پسند کہا جا رہا ہے، ایسے میں نیشنل پوتھ ایوارڈ اس الزام کا علمی جواب ہے کہ ہمارا نو جوان کتنا صلاحیت اور قابل ہے، اور ان کی قابلیت اور خدمات کا اعتراف قومی اور سرکاری سطح پر کیا جا رہا ہے۔ یہ بات انہوں نے بدھ کو کراچی جیم خانہ میں نیشنل پوتھ ایوارڈ کی تقریب تقسیم انعامات سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ تقریب سے سیکریٹری پوتھ انفارمیشن ڈائریکٹر پوتھ فیئر زسندھ خورشید علی شاہ نے بھی خطاب کیا۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ یہ بڑی بد قسمتی ہے کہ ماضی میں سائنسی اور ٹیکنیکی تعلیمات پر بہت زیادہ توجہ نہیں دی گئی، مگر محکمہ امور نو جوانان نے نو جوانوں کو فراموش نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ نو جوان ہمارا اثاثہ ہیں۔ بعد ازاں رضا ہارون نے جیتنے والے چھ نو جوانوں میں ۵۰-۵۰ ہزار روپے کے انعامات، شیلڈز اور سرٹیفکیٹ تقسیم کئے۔ جیتنے والے اسامہ احمد اعوان، محمد وقار، ذوہیب اقبال، راس پرکاش مہتانی، سیدہ امام واحد علی، پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی (چیف ایڈیٹر) کو ماحولیات، تعلیم سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، امن اور نعت اور قرأت، ثقافت کے شعبوں میں ایوارڈ دیئے گئے۔

جامعۃ الانہر میں مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ پر سیمینار اور تقریری مقابلوں کا انعقاد: جامعۃ انہر کی فیکلٹی کلمۃ اللغات و الترجمة کے شعبہ قسم اللغة العربية اور ہندوستان کے ثقافتی کلچر (مرکز مولانا آزاد ثقافتی اہندی) کے اشتراک سے پیر ۶ دسمبر ۲۰۱۰ء کو جامعہ انہر میں مذکورہ فیکلٹی کے آڈیٹوریم میں ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا، جس میں چیف ایڈیٹر علوم اسلامیہ نے بھی شرکت کی، صدر شعبہ اردو پروفیسر ڈاکٹر احمد محمد قاضی صاحب نے اردو میں استقبالیہ کلمات کہے، اور عربی میں سیمینار کے عنوان ”مولانا ابوالکلام آزاد ثقافتی“ کے حوالے سے مولانا ابوالکلام آزاد کا مختصر تعارف پیش کیا، جس کے بعد ہندوستان کے سفیر نے رومن عربی میں خطاب کیا، سفیر صاحب کیلئے عربی مترجم کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ موصوف نے اپنے خطاب میں ابوالکلام آزاد اور مصر و ہند کے تعلقات پر روشنی ڈالی اور مصری طلباء کو ہند میں تعلیم حاصل کرنے کی دعوت دی۔ امید کلیہ کی جانب سے سفیر کو کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ پھر نائب رئیس الاذہر دکتور علی الدین ہلالی نے خطاب کیا اور ابوالکلام آزاد کی خدمات کو سراہنے کے ساتھ قائد اعظم و قیام پاکستان کو غیر مناسب انداز میں بیان کیا۔

قبل ازیں انڈیا کے مرکز الثقافتی کی جانب سے طلباء کے ابوالکلام آزاد کی شخصیت پر تقریری مقابلے منعقد کرائے گئے تھے۔ اور طلباء کو تین تین ہزار دودو ہزار اور ایک ایک ہزار مصری پاؤنڈ کے دودو انعامات دیئے گئے تھے۔ (ایک پاؤنڈ پاکستانی ۱۶ روپے کے برابر ہے)

سفیر کی جانب سے نائب رئیس جامعہ ڈین اور صدر شعبہ کو یادگاری ایوارڈ دیا گیا، اور مذکورہ افراد کو گولڈ میڈل بھی دیئے گئے، تمام شرکاء کانفرنس کی سفیر کی جانب سے ناشتہ سے تواضع کی گئی، چیف ایڈیٹر کی جانب سے صدر شعبہ اردو کو تجویز پیش کی گئی کہ اسی طرح ۲۵ دسمبر کو قائد اعظم ڈے منایا جائے اور پاکستان ایسوسی ایشن خود اسپانسر کرے یا کسی سے کروائے، جامعہ ازہر اور سفارتخانہ کا متعلقہ ابتداء اس پر تیار بھی ہو گیا، معلوم ہوا کہ سفیر صاحب نے بھی نیم آمادگی ظاہر کی تھی، لیکن دست غیبی کے سبب اس پر عمل نہ ہو سکا، اور یہ قومی نہیں ملی البیہ ہے، میری ساری کوشش ضائع ہو گئی، جس کا مجھے افسوس ہے۔

نیا چینی سال یکم جنوری سے نہیں شروع ہوتا۔ ۲۰۱۱ء خرگوش کا سال ہے:

نیا چینی سال ۳۔ فروری سے شروع ہو رہا ہے، چینی کلینڈر کے مطابق یہ سال خرگوش کا سال ہے۔ چین کے نئے سال کی شروعات چینی کلینڈر سے ہوتی ہے، جس میں گرگورین اور قمری و شمس کلینڈر کا نظام شامل ہوتا ہے، چونکہ ہر سال چاند کی روشنی تبدیل ہو جاتی ہے، اس لئے نیا چینی سال جنوری کے اواخر یا فروری کے وسط میں کسی بھی وقت شروع ہو سکتا ہے۔ ذیل میں نیا چینی سال شروع ہونے اور ہر سال کے جانور کے نام کا چارٹ پیش کیا جا رہا ہے، کیا پاکستان میں دیگر اسلامی ملکوں کی طرح یکم محرم سے نئے سال کا آغاز نہیں ہو سکتا ہے؟

سال	چینی نیا سال شروع ہونے کی تاریخ	جانور کا نام
۲۰۰۸	۷ فروری	چوہا
۲۰۰۹	۲۶ جنوری	بیل
۲۰۱۰	۱۴ فروری	شیر/ٹائیگر
۲۰۱۱	۳ فروری	خرگوش
۲۰۱۲	۲۳ جنوری	ڈرکین
۲۰۱۳	۱۰ فروری	سانپ
۲۰۱۴	۳۱ جنوری	گھوڑا
۲۰۱۵	۱۹ فروری	بھیڑ
۲۰۱۶	۸ فروری	بندر
۲۰۱۷	۲۶ فروری	مرغی
۲۰۱۸	۱۶ فروری	کتا

(بحوالہ: ۳ فروری ۲۰۱۱ء، روزنامہ جنگ کراچی)

رپورٹ قومی سیرت النبی ﷺ زیر اہتمام وفاقی وزارت مذہبی امور اصلاحات و تجاویز:

پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی ۱۲۔ ربیع الاول کو وفاقی وزارت مذہبی امور نے قومی سیرت النبی ﷺ کا نفرنس کا انعقاد کیا، لیکن یہ کانفرنس پچھلی کانفرنسوں سے بہت ممتاز و مختلف تھی، وزارت مذہبی امور کے متعصب فرقہ پرست سابق وفاقی وزیر حامد سعید کاظمی جو ج جیسے

مقدس کام میں کرپشن میں ملوث ہو کر اپنے والد و خاندان کی نیک نامی کو دھبہ لگانے کا ذریعہ بنے ہیں اور آج کل جیل میں وقت گزار رہے ہیں، موصوف اپنے دور میں ایک ہی فرقہ کو نوازنے میں مصروف رہے، اور غیر منتخب و کراچی کے عوام کے مسترد کردہ شخص حاجی حنیف طیب کی مشاورت کے ذریعہ وزارت کو چلارہے تھے، بلکہ پیپلز پارٹی کے زیر سایہ اپنی پارٹی کو منظم کر رہے تھے، بالآخر وزیراعظم صاحب جو موصوف کو لائے تھے انہوں نے ہی وزارت سے برطرف کیا۔

موصوف کی رخصتی کے بعد جناب خورشید شاہ صاحب کو وزارت کا قلمدان دیا گیا آپ نے وزارت کا قلمدان سنبھالتے ہی دو شاندار پروگراموں کا انعقاد کیا، پہلا ”علماء و مشائخ کانفرنس“ دوسرا ”قومی سیرت النبی ﷺ کا نفرنس“

سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ اور یونیورسٹیز و کالجز کے پروفیسرز اور معروف شخصیات کو بڑے پیمانے پر مدعو کیا گیا، بلکہ یہ کہا جائے کہ پچھلے پندرہ سالوں سے (جب سے میں خود شریک ہو رہا ہوں) یہ سب سے بڑی کانفرنس تھی۔ شاہ صاحب نے اپنے دل کی طرح وزارت کے دروازے بھی سب کے لئے کھول دیئے اور خطاب کے لیے بھی تمام مکاتب فکر کے نمائندوں کو موقع دیا گیا۔ جسے تمام حاضرین نے سراہا۔

کانفرنس سے وزیراعظم گیلانی صاحب، خورشید شاہ صاحب، وفاقی وزیر مذہبی امور نے خصوصی خطاب کیا اور وزیراعظم کے دست مبارک سے سیرت النبی ﷺ ایوارڈ دیئے گئے، چیف ایڈیٹر نے جملہ احباب کے ساتھ شرکت کی۔

پریزیڈنٹ ہاؤس میں قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد اور صدر مملکت کا خطاب ۱۲۔ ربیع الاول کی شام وفاقی وزارت مذہبی امور کی جانب سے پریزیڈنٹ ہاؤس میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا اہتمام کیا گیا، جس سے صدر مملکت نے خطاب کیا، سیرت نگاروں کو انعامات دیئے اور عمرہ کرانے کا اعلان کیا، اس پروگرام میں فقط خاص خاص افراد کو مدعو کیا گیا تھا۔ چیف ایڈیٹر نے احباب کے ساتھ شرکت کی۔

وزارت مذہبی امور کے قابل قدر اقدامات

وزارت نے ہر سال کی طرح اس سال بھی سیرت النبی ﷺ کا نفرنس کا انعقاد کیا اور سیرت طیبہ ﷺ کے فروغ کے لئے بہتر اقدامات کئے۔ وزارت نے اسلامیات پر لکھے گئے پی ایچ ڈی تھیسز پر بھی انعامات دیئے یہ گوشہ اگرچہ اشتہار میں شامل نہیں تھا، لیکن اچھا قدم تھا۔

وزارت مذہبی امور کے قابل اصلاح اقدامات

☆ وزارت نے دعوت نامے بہت تاخیر سے جاری کئے، دعوت نامہ پر قیام و طعام کی ذمہ داری لی گئی تھی، جبکہ صورت حال یہ تھی ایئر پورٹ پر وزارت کا نہ استقبال کسب تھا، نہ کوئی فرد نہ مہمانوں کو ہوٹل تک پہنچانے کا انتظام تھا، نہ ہوٹلوں میں قیام و طعام کا انتظام تھا مہمانوں کو خود ہی اپنے لئے جملہ انتظامات کرنے تھے، اس میں مردوں کے ساتھ خواتین بھی شامل تھیں۔

☆ یہی بد انتظامی کا نفرنس کے دن دوپہر کے کھانے میں دیکھی گئی۔
☆ یہی بد انتظامی کا نفرنس ہال کے باہر سیکورٹی کلیرنس میں دیکھی گئی، جہاں علماء کے ساتھ ناروا سلوک کا مظاہرہ کیا جا رہا تھا۔

☆ یہی بد انتظامی کا نفرنس کے اختتام پر پی ایچ ڈی اے کی ادائیگی کے وقت نظر آئی لوگوں نے عدم ادائیگی کے خلاف مظاہرہ کیا اور پی ڈی پر خبریں نشر ہوئیں۔

☆ وزارت سیرت النبی ﷺ پر طلب کردہ مقالات و کتب کو جانچنے کے لئے تمام متحن اسلام آباد سے منتخب کرتی ہے، خاص کر سندھ و بلوچستان سے کسی کو ایکسپرس و ایئر امنر مقرر نہیں کیا جاتا ہے ہم پچھلے دس سالوں سے مطالبہ کر رہے ہیں، ہر مقابلہ کی کمیٹی کے لئے چار چار ایگز امنر مقرر کئے جائیں اور چاروں صوبوں سے ایک ایک لیا جائے، اور جس شخص کو ایک کمیٹی میں منصف مقرر کیا جائے، اسے دوسری کمیٹی میں منصف و ایگز امنر نہ مقرر کیا جائے تاکہ انعامات کا فیصلہ شفاف طریقہ سے ہو، جن پی ایچ ڈی مقالات پر انعامات دیئے گئے ہیں، ان کا ہدف۔

یونیورسٹی سے تعلق تھا، پنجاب اور اوپن یونیورسٹی سندھ کی کسی یونیورسٹی سے کسی مقالہ کو انعام نہیں دیا گیا۔ لہذا ۲۰۱۱ء کے اشتہار میں اس کمیگری کا اضافہ کر کے پورے ملک سے پی ایچ ڈی مقالے طلب کئے جائیں اور خواتین و مردوں کو جدا جدا چاروں صوبوں سے انعامات دیئے جائیں۔

جناب مفتی غلام الرحمن صاحب مدظلہ العالی سے تعزیت:

جناب والا آپ کے مجلہ ماہنامہ العصر سے آپ کے والد گرامی حاجی شمس الرحمن صاحب رحمہ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر سے آگاہی ہوئی۔ کل نفس ذائقۃ الموت میں اپنی اور جملہ عہدیداران و احباب کی جانب سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، جنت الفردوس کو ان کا ٹھکانہ بنائے۔ جملہ اعزاء و اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم سب آپ کے اس دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور دعاء کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر مولانا شمس الدین صاحب سے اظہار تعزیت:

پروفیسر مولانا شمس الدین صاحب جو ایک سال قبل گورنمنٹ ایس ایم آرٹس کالج کراچی سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں، موصوف کو انجمن اساتذہ کی جانب سے ریٹائرمنٹ پر شاندار علمی و تدریسی خدمات پر ”حسن کارکردگی“ ایوارڈ سے بھی نوازا گیا تھا۔ موصوف خود بھی کافی عرصہ سے علیل ہیں، پچھلے دنوں مولانا کے نوجوان صاحبزادہ معراج اسلام الدین صاحب رحمہ اللہ علیہ جو کہ پاکستان نیوی میں ملازم تھے، قضاء الہی سے رات کو سوئے ہیں صبح دیکھا گیا تو وفات پا چکے تھے نہ کوئی بیماری تھی نہ کوئی حادثہ و ظاہری سبب بنا، قضاء و قدر کے عجب معاملات ہیں۔ رب کائنات انسان کو اپنے سے قریب کرنے کے لئے ہر شخص سے جدا معاملات کرتا ہے۔

ہم بحیثیت انسان و مسلمان کے رب کی رضا پر راضی رہیں، یہی مقام صبر و دردا ہے، میں اپنی جانب سے جملہ عہدیداران و علوم اسلامیہ کے اساتذہ کی جانب سے دعاء گوہوں اللہ

تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، پروفیسر شمس الدین صاحب اور جملہ اہل خانہ اعزاء و اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور دنیا و آخرت میں اس کا متبادل عطا فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر حبیب النبی صاحب سے اظہار تعزیت:

پروفیسر حبیب النبی صاحب جو کہ جامعہ ملیہ طبر میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں، انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ سے وابستگی رکھتے ہیں اور مختلف پروگراموں میں شریک ہوتے رہے ہیں، ۲۰۱۰ء میں موصوف کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا، انجمن کے تمام عہدیداران اور ممبران کی جانب سے ہم دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں، اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر نیلو فر شاہ صاحبہ سے اظہار تعزیت:

پروفیسر نیلو فر شاہ صاحبہ پرنسپل گورنمنٹ گرلز کالج ہیں اور جامعہ کراچی کے بورڈ آف اسٹڈیز کی ممبر ہیں، پچھلے دنوں محترمہ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا، جملہ اساتذہ علوم اسلامیہ آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ موصوفہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس صاحبہ چیئر پرسن شعبہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی سے اظہار تعزیت:

موصوفہ کے سر صاحب کا پچھلے دنوں قضاء الہی سے انتقال ہو گیا، سر صاحب پچھلے پانچ سالوں سے صاحب فراش تھے، ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا۔

ڈاکٹر صاحبہ نے طویل عرصہ تک ایسے خدمت کی جیسے سکے والدین کی کی جاتی ہے، یقیناً یہ بڑی سعادت اور آخری اجر و ثواب کا باعث ہے، اس خدمت کے ساتھ تصنیف و تالیف و دیگر امور کو انجام دینا بڑی ہمت کی بات ہے، انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالج کراچی کے جملہ عہدیداران و ممبران ڈاکٹر صاحبہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی

معفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے، اور ڈاکٹر صاحبہ سمیت جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

وفاقی وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام علماء و مشائخ کانفرنس ۲۰۱۱ء

رپورٹ: پروفیسر محمد مشتاق کلونا

پاکستان کے دار الخلافہ اسلام آباد میں علماء و مشائخ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک بھر سے جید علماء کرام کو مدعو کیا گیا، جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دہشت گردی، عدم برداشت، انتہا پسندی اور تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے ”مذہبی رواداری“ کے عنوان سے کانفرنس کا انعقاد کرے، حکومت پاکستان نے ایک قابل تحسین قدم اٹھایا، جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مذہبی رواداری کی سب سے زیادہ ضرورت آج کے دور میں ہے۔ آڈیو ریم نیٹشل لائبریری کے اسٹیج پر وزیراعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ، وزیر مملکت برائے مذہبی امور شگفتہ جتانی، سیکریٹری مذہبی شوکت حیات درانی تشریف فرما تھے۔ کانفرنس کا آغاز قاری بزرگ شاہ الازہری نے سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۴۸ کی تلاوت سے کیا، اور بعد از تلاوت سید زویب مسعود نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ جس کے بعد سیکریٹری مذہبی امور شوکت حیات درانی نے وزارت مذہبی امور کی جانب سے سپاس نامہ پیش کیا۔ انہوں نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ ایک موضوع ہے، معاشرے میں عدم برداشت کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے اور ایک ناسور کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ ۱۹۷۰ء میں متفقہ جمہوری آئین تشکیل پایا۔ حقیقی اسلامی تعلیمات کا فروغ مذہبی امور کے فرائض میں شامل ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب ہے جب کہ غیر مسلموں کی تعداد تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ ہے۔ انسان کا مذہبی حوالے سے جذباتی ہونا ایک فطری عمل ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دوسرے مذاہب کا احترام کریں اور برائی کا قلع قمع کریں۔“

وفاقی وزیر مذہبی امور کا خطاب: اس کے بعد وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سید

خورشید احمد شاہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیراعظم کے بے حد شکر گزار ہیں

کہ انہوں نے اپنے مصروفیات میں سے وقت نکالا۔ انہوں نے کہا کہ یہ موضوع دنیا کے موجود حالات میں اہمیت کا حامل ہے۔ انسان ہی انسان کا دشمن ہے۔ انسان دہشت گردی کا شکار ہو رہا ہے۔ اگر آج کے دور میں تمام مذاہب اپنے ماننے والوں کو اچھائی کی طرف راغب کر دیں تو یقیناً انسانیت کا قتل عام بند ہو سکتا ہے۔ عالمی دہشت گردی کے خاتمے اور انسانی مسائل کے حل کے لئے سنجیدہ کوششیں کرنی ہوں گی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے، مختلف مذاہب کا احترام کیا جائے، اقلیتوں کو تحفظ دیا جائے اور ان کے حقوق ادا کئے جائیں۔ اسلام امن، سلامتی اور عدل کا مذہب ہے۔ امن عامہ کے فروغ کے لئے مسلمانوں کے ساتھ دوسرے مذاہب کا ویسا احترام کرنا ہوگا جس طرح دین اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔

وزیر مملکت مذہبی امور کا خطاب: وزیر مملکت برائے مذہبی امور شگفتہ جمالی نے علماء مشائخ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مذہبی رواداری کا موضوع ہمیشہ سے توجہ طلب رہا ہے۔ اگر آپس میں مفاہمت اور مذہبی رواداری اختیار کر لی جائے تو اس سے ایک دوسرے کو قریب لاتے ہوئے مختلف ثقافتی سرگرمیوں کو پنپنے کا موقع ملتا ہے۔ اسلامی اقدار کو فروغ دینا ہماری اولین ترجیح ہے۔

اسلام امن و آشتی کا دین ہے۔ اس کا اہم مقصد یہ بھی ہے کہ نئی نوع انسان پر سلامتی کی راہیں کھول دی جائیں۔ قرآن کریم ہر اس چیز کو معروف قرار دیتا ہے جس سے معاشرہ میں اچھائی جھلکتی ہے۔ اسلام کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جائے جو کہ مثالی ہو، ہمیشہ سے علماء کرام نے قوم کی رہنمائی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی ہمیشہ مفاہمت اور رواداری کا درس دیا۔

وفاق المدارس کے جنرل سیکریٹری کا خطاب: اس کے بعد ملک بھر سے آئے ہوئے جید علماء کرام کا خطاب شروع ہوا، جس میں سب سے پہلے قاری محمد حنیف جالندھری (جنرل سیکریٹری وفاق المدارس) کو خطاب کے لئے مدعو کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام رواداری، رحمت، محبت، امن و آشتی کا مذہب ہے۔ یہ عالمگیر دین ہے، اسلام وہ واحد دین ہے جو رواداری اور ہم آہنگی کا دین ہے اور یہ دین سب سے زیادہ رواداری پر زور دیتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہ السلام پر ایمان لانا ہم سب پر

فرض ہے اور ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم انبیاء اور دیگر کتب آسمانی پر ایمان نہیں لاتے۔ قرآن کریم نے مختلف انبیاء کرام کا ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم کے اندر ایک سورت ہے جو کہ حضرت مریم کے نام پر ہے۔ اسی قرآن میں ہمیں حضرت مریم اور اس حضرت آسیہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسلامی تاریخ مذہبی رواداری کے بے شمار واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے ساتھ معاهدات کئے، اس حوالے سے معاہدہ نجران مشہور و معروف ہے۔ عیسائیوں کا ایک وفد جب نجران سے مدینہ منورہ آیا، تو آپ ﷺ نے انہیں مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہرایا اور انہیں اپنے مذہبی طریقے سے عبادت کرنے کی اجازت دی، یہاں تک کہ یہودی کا جنازہ گزرا تو اس کے لئے بھی احتراماً کھڑے ہو گئے۔ اسلام صرف مکالمہ اور بات چیت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ہر امن بقائے باہمی کا درس دیتا ہے۔ قرآن کریم میں موجود ہے کہ لاکھ راہ فی الدین آپ ﷺ نے کبھی بھی زبردستی نہیں کی، بلکہ ہمیشہ رواداری سے کام لیا اور کبھی خود سے معاهدات کو نہیں توڑا۔ آج مفاہمت اور رواداری کی ضرورت پہلے سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا غیروں میں جو یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ مذہب کو سوسائٹی سے الگ کر دیا جائے اب وہ معدوم ہوتا جا رہا ہے، اور اقوام غیر دوبارہ مذہب کی طرف لوٹ رہی ہے، جس طرح اکبر نے ”دین الہی“ کو متعارف کرایا تھا، آج پھر اس کا تجربہ کیا جا رہا ہے کہ ایک ہی چھت کے نیچے عیسائی، یہودی، مسلمان عبادت کرتے نظر آتے ہیں مگر یہ تجربہ بھی ناکام ہو گیا اور توجہ حاصل نہیں کر سکا۔ ضروری ہے کہ ہر طبقہ اپنے اپنے عقیدے پر قائم رہے اور دوسرے کے وجود کو خندہ پیشانی سے تسلیم کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان وہ واحد ملک ہے جہاں اقلیتوں کو مکمل حقوق حاصل ہیں، بلدیاتی اداروں سے لے کر ایوان بالا تک اقلیتوں کے لئے نشستیں اور ملازمتوں میں کوئی مخصوص ہے۔ پاکستان کے لئے جدت اور شدت دو بڑے چیلنج ہیں۔ جدت نے اجتہاد کو اور شدت نے جہاد کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے۔

وزیر اعظم کا خطاب: کانفرنس کے آخر میں وزیر اعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی نے خطاب کیا اور مختلف علماء کرام کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ اس اہم موقع پر وزیر اعظم پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی اور بین الاقوامی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے کانفرنس کا انعقاد شاندار قدم ہے۔

علماء کرام سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن، عدلیہ اور انتظامیہ جب میری بات مان لیتی ہیں تو علماء کرام میری بات کیوں نہیں مانتے؟ قانون پر عمل درآمد سے ہی سب کے حقوق کا تحفظ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ناموس رسالت ﷺ قانون میں تبدیلی نہیں ہوگی“ لیکن کسی بھی قانون کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہئے اور نہ کرنے دیں گے۔ تشدد کے واقعات سے پاکستان کی بدنامی ہوتی ہے اور مغرب میں ان واقعات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اس سے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لئے بھی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کا صحیح تشخص اجاگر کیا جائے، جس ملک میں آئین اور قانون پر عمل نہیں ہوتا وہاں جنگل کا قانون ہوتا ہے کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہاں بھی جنگل کا قانون ہو اور آئین نہ ہو۔ قانون پر عمل درآمد نہیں ہوگا تو کسی کے حقوق کا تحفظ نہیں ہو سکتا۔

بحیثیت مجموعی یہ شاندار کانفرنس تھی، اور پہلی مرتبہ وزارت کی جانب سے مہمانوں کی تواضع کا شاندار انتظام کیا گیا، ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، مفتی فیروز الدین ہزاروی و دیگر علماء نے شرکت کی، ایسی کانفرنس ہر سال منعقد ہونی چاہئے۔
چیف ایڈیٹر کا علماء و مشائخ کنونشن ۲۰۱۱ء پر تبصرہ

وفاقی وزارت مذہبی امور میں خوش گوار جھونکا اس وقت آیا جب سابق کرپٹ وفاقی وزیر حامد سعید کاظمی صاحب کو ان کے منصب سے برطرف کر کے جناب خورشید شاہ صاحب کو وزارت کا قلمدان سونپا گیا۔

شاہ صاحب وسیع الفکر اور وسیع النظر شخصیت ہیں، اس سے قبل بھی اس منصب کا بہتر انداز میں حق ادا کر چکے ہیں۔ موصوف نے قلمدان سنبھالتے ہی شاندار قدم اٹھایا اور جنوری ۲۰۱۱ء مذہبی رواداری کے عنوان پر علماء و مشائخ کانفرنس کا انعقاد کیا، اس کانفرنس میں چاروں صوبوں سے جملہ مکاتب فکر کے بڑے بڑے علماء و مشائخ موجود تھے اور تمام مکاتب فکر کو مساویانہ انداز میں خطاب کی دعوت دی گئی۔

اس کانفرنس کا بھرپور و خصوصی خطاب جناب مولانا حنیف جالندھری صاحب ناظم وفاق المدارس پاکستان کا تھا، کانفرنس سے شاہ صاحب کے علاوہ وزیر اعظم پاکستان نے بھی خطاب کیا اور قانون توہین رسالت کے حوالہ سے کوئی ترمیم نہ کرنے کا وعدہ کیا، جس سے خوش گوار

ماحول پیدا ہوا۔

یہ علماء سے حکومت کا پہلا براہ راست رابطہ تھا، جس کے نتیجے میں حکومت مخالف پروپیگنڈا جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

میں حکومت پاکستان بالخصوص خورشید شاہ صاحب کو اس کانفرنس کے انعقاد پر کراچی کے علماء کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، اور درخواست کرتا ہوں، اس قسم کی کانفرنس ہر سال منعقد کی جائے تاکہ حکومت اور علماء دونوں ایک دوسرے کے موقف سے آگاہ ہو سکیں۔ چیف ایڈیٹر نے کراچی کے دیگر علماء کے ساتھ کانفرنس میں شرکت کی۔

تقریب رونمائی: ”قرون اولیٰ کی خواتین اور انکی علمی و دینی خدمات“

وفاقی یونیورسٹی کے قیام سے پہلے بھی اسلامیات کے ساتھ عربی کی تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ یونیورسٹی کے قیام کے بعد جہاں متعدد نئے شعبے جات قائم ہوئے وہیں شعبہ عربی کا قیام بھی عمل میں آیا۔ شعبہ کے پہلے نگران و صدر جناب ڈاکٹر قاری بدر الدین صاحب مقرر ہوئے۔ شعبہ عربی میں اس وقت ایک سو پچیس (۱۲۵) طلبہ و طالبات ایم۔ اے عربی (ماسٹر) تک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

صدر شعبہ جناب ڈاکٹر قاری بدر الدین صاحب کی کاوش ”قرون اولیٰ کی خواتین اور انکی علمی و دینی خدمات“ کی شعبہ عربی کے زیر اہتمام تقریب رونمائی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس کی صدارت وائس چانسلر جناب ڈاکٹر محمد قصیر صاحب نے فرمائی اور جس میں متعدد دینی، علمی و ادبی شخصیات نے شرکت فرما کر تقریب کی رونق کو دو بالا فرمایا۔

خطاب: ڈاکٹر محمد ثانی صاحب

لقد من الله على المومنين اذبعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم آياته
ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين ○
یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے عورت کو کوئی مقام و مرتبہ حاصل نہ تھا، رسالت مآب ﷺ نے جس طرح دین کے نور سے اور توحید کی روشنی سے دنیا کو متور کیا، اور انسانی معاشرے میں انقلاب برپا کیا اور اس کے اثرات جو مرتب ہوئے، ان سے دنیا

نے ایک نئی کروٹ لی، انسان کو عزت و عظمت عطا ہوئی، دنیا حقیقی علم و نور سے منور ہوئی۔
اسلام سے قبل دنیا میں عورت کا مقام قرآن مجید کی ایک آیت سے واضح ہوتا ہے۔

”واذا بشر احدہم بالانثیٰ ظل وجہہ مسودا و هو کظیم“ ○

محمود شکر آلوہی نے اپنی کتاب ”علوم العرب فی احوال العرب“ میں
عاصم تمیمی کے بارے میں ذکر کیا کہ انہوں نے گیارہ یا بارہ بچیوں کو زندہ درگور کیا تھا۔ یہ نہ صرف
عرب میں تھا بلکہ تمام معاشروں میں عورت کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا۔ عیسائیت جو کہ حقوق
نسوان کی علمبردار بنی ہوئی ہے انکے گرجاؤں میں یہ فیصلے کیے جاتے تھے کہ آیا عورت کو انسان کہا جا
سکتا ہے یا نہیں؟؟؟

اس دور میں آپ ﷺ نے خواتین کے سروں پر عزت کا تاج رکھا اور ذلت سے رہائی
عطا فرمائی،

پروفیسر محمد شفیع آزاد صاحب نے کہا:

مؤلف موصوف نے اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے منتخب موضوع
کی حقانیت کو حتمی المقدور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، میں مؤلف موصوف کی اس بے نظیر کاوش پر
تہہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے کہا:

مؤلف موصوف نے اس کتاب کو بڑی عرق ریزی کے ساتھ کتاب و سنت کی روشنی
میں مرتب کیا ہے۔ انہوں نے اخلاص اور للہیت سے جو کام کیا اس کا دنیاوی اور اخروی فائدہ یقیناً بے
آمد ہوگا، حق تعالیٰ قاری صاحب موصوف کی تالیف کو قبول فرما کر انکے لیے ذخیرہ آخرت اور عام
مسلمانوں کے لیے مفید اور قابل عمل بنائے اور مؤلف موصوف کو آئندہ اس طرح کی خدمات کا
موقع عطا فرمائے۔

موصوف جب میرے پاس (Ph.D) کے داخلے کے سلسلے میں آئے تو میں نے
سوچا کہ ان کو ایسا موضوع دیا جائے جو اقداریت کا حامل ہو اور معاشرے میں اس سے روشنی
پھیلے۔ آج کل دنیا میں جدت پسندی اور نام نہاد ترقی کے نام پر جو بے حیائی اور بے غیرتی کا

سیلاب آیا ہوا ہے اسے اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے ایسے الزامات اور اعتراضات کا جواب دینے کے لیے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین صاحب نے کہا:

سب سے پہلے مہمانان کرام صحافی حضرات کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے تقریب میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اللہ کے فضل و کرم بزرگوں کی دعاؤں اور اساتذہ کی شفقت اور رہنمائی سے ہندہ حقیر نے ”قرون اولیٰ کی خواتین اور انکی علمی و دینی خدمات“ کے عنوان پر ایک کتاب مرتب کی ہے۔ اس کتاب کو مرتب کر کے مجھے حقیقی خوشی محسوس ہو رہی ہے کیونکہ یہ عصر حاضر کی ایک بہت بڑی ضرورت ہے جس کا لکھا جانا وقت اور حالات کا تقاضا تھا، کیونکہ دنیا میں آجکل اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں اور جدت پسندی کا نعرہ لگانے والوں کا سب سے بڑا ہتھیار عورت ہے جس کو انہوں نے آزادی نسواں مکمل مساوات اور ہر معاملے میں برابری کا جانشہ دیکر شرم و حیا اور تقدس کا لبادہ اتار کر پستیوں میں اتارنے پر مجبور کر دیا ہے، اور اسکے دماغ میں اسلام کی تصویر مسخ کر کے اسے یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام اسے پابند سلاسل کر کے اسکے حقوق کا گلا گھونٹنا چاہتا ہے، ایسے الزامات اور اعتراضات کا جواب دینے اور انکا قلع قمع کرنے کیلئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ جس میں قرآن و سنت کی روشنی میں عورت کے اصل مقام اور رتبے کو نمایاں کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اور ان تمام شکوک و شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے، جنکا زہر موجودہ نسل کی رگ رگ میں اتارا جا رہا ہے۔

محترم ڈین جناب پروفیسر فاروق پرویز مغل صاحب نے کہا:

قاری صاحب اس بین الاقوامی اہمیت کے حامل موضوع پر کتاب لکھی ہے اس مبارک باد کے مستحق ہیں اس لیے کہ ہیومن رائٹس (Human Rights) ایک بین الاقوامی موضوع ہے۔

رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر قمر الحق صاحب نے کہا:

میں بھی ایک استاذ ہوں، رجسٹرار اب مقرر ہوا ہوں، قاری صاحب ہمیشہ سے ہماری

سرپرستی فرماتے رہے ہیں۔ کلچر مذہب اور زبان کو پھیلانے میں عورت خاص کردار ادا کرتی رہی ہے۔ اگرچہ جہاد میں عورتیں سامنے نہیں ہوتی لیکن درپردہ وہی مردوں کو اس عظیم مقصد کے لیے تیار کرتی ہیں اور ان کے گھربار کی حفاظت کرتی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سیماناز صاحبہ نے کہا:

متوفی موصوف سے جب بھی ملاقات ہوئی ہمیشہ متاثر ہوئی اور کچھ نہ کچھ سیکنے کی کوشش کی۔ قرونِ اولیٰ کی خواتین کا مثالی کردار سامنے رکھ کر ہمیں اپنا مقام و مرتبہ شریعت کے تقاضوں کے مطابق حاصل کرنا چاہئے۔ میں آخر میں وائس چانسلر صاحبہ سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس ہمہ گیر اہمیت کی حامل موضوع کی کتاب کا انگلش میں ترجمہ کروائیں تاکہ مغربی ممالک اسلام کی حقانیت اور اسلام میں خواتین کے حقوق کو جان سکیں۔

وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر صاحب نے کہا:

یہ امر میرے لیے باعث مسرت ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین صاحب (چیئر مین شعبہ عربی) نے خواتین کے مقام و مرتبہ پر ایک کتاب مرتب کی ہے اس کتاب میں مختلف تہذیبوں میں خواتین کی خدمات کے متعلق سیر حاصل بحث کی ہے، یہ کتاب علمی زاویہ نگاہ سے اور سماجی زندگی میں خواتین کے کردار پر بھرپور روشنی ڈالتی ہے۔ زیر نظر کتاب میں اس بات کو واضح کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ ظہور اسلام کے نتیجے میں خواتین کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہوا جو آج کی جدید معاشرے کی خواتین کو بھی حاصل نہیں۔ یہ کتاب اسلام کو ایک روشن خیال معتدل مذہب کی حیثیت سے پیش کرتی ہے، جس میں خواتین کو اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ میری رائے میں قاری صاحب نے یہ کتاب تالیف کر کے بڑی خدمت سرانجام دی ہے اور میں اس کتاب کا انگلش میں ترجمہ کروانے کا اعلان کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر سلیمان ڈی محمد صاحب نے کہا:

میں تمام مہمانانِ گرامی کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اس تقریبِ رونمائی میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اسلام میں پہلی شہادت ایک عورت کو نصیب ہوئی۔ قرآن مجید میں جہاں آزمائشوں

و مشکلات کو بیان کر کے ان پر صبر و استقامت کی تلقین کی گئی وہاں ”ان الصفا والمروة من شعائر الله“ ہی ایک عورت کی استقامت و صبر کو بطور مثال اور نمونہ پیش کیا کہ جطرح ایک عورت ذات نے صبر و استقامت کا مظاہرہ پیش کیا تم بھی مشکلات میں صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو، میں اس کی تالیف پر مصنف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

علماء و مشائخ کانفرنس ۲۰۱۱ء بعنوان ”مذہبی رواداری و بین المذاہب یگانگت“

﴿رپورٹ پروفیسر محمد مشتاق کلونا﴾

پاکستان کے دار الخلافہ اسلام آباد میں علماء و مشائخ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک بھر سے جید علماء کرام کو مدعو کیا گیا جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دہشت گردی، عدم برداشت، انتہا پسندی اور تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لیے ”مذہبی رواداری“ کے عنوان سے کانفرنس کا انعقاد کر کے حکومت پاکستان نے ایک قابل تحسین قدم اٹھایا جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مذہبی رواداری کی سب سے زیادہ ضرورت آج کے دور میں ہے۔ آڈیو ریم نیشنل لائبریری کے ایجنٹ پرویز اعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ، وزیر مملکت برائے مذہبی امور محترمہ شگفتہ جمانی، سیکریٹری مذہبی شوکت حیات درانی، قاری حفیظ جالندھری، مولانا غلام محمد سیالوی، محمد یاسین ظفر اور علامہ سید نیاز حسین نقوی تشریف فرما تھے۔ کانفرنس کا آغاز قاری بزرگ شاہ الازہری نے سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۴۸ کی تلاوت سے ہوا اور بعد از تلاوت سید زوہیب مسعود نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ جس کے بعد سیکریٹری مذہبی امور شوکت حیات درانی نے وزارت مذہبی امور کی جانب سے سپاس نامہ پیش کیا۔ انہوں نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ ایک اہم موضوع ہے، معاشرے میں عدم برداشت کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے اور ایک ناسور کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ ۱۹۷۳ء میں متفقہ جمہوری آئین تشکیل پایا۔ حقیقی اسلامی تعلیمات کا فروغ مذہبی امور کے فرائض میں شامل ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب ہے جب کہ غیر مسلموں کی تعداد تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ ہے۔ انسان کا مذہبی کے حوالے سے جذباتی ہونا

ایک فطری عمل ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم دوسرے مذاہب کا احترام کریں اور برائی کا قلع قمع کریں۔“

اس کے بعد وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیر اعظم کے بے حد شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اپنے مصروفیات میں سے وقت نکالا۔ انہوں نے کہا کہ یہ موضوع دنیا کے موجودہ حالات میں اہمیت کا حامل ہے۔ انسان ہی انسان کا دشمن ہے۔ انسان دہشت گردی کا شکار ہو رہا ہے۔ اگر آج کے دور میں تمام مذاہب اپنے ماننے والوں کو اچھائی کی طرف راغب کر دے تو یقیناً انسانیت کا قتل عام بند ہو سکتا ہے۔ عالمی دہشت گردی کے خاتمے اور انسانی مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ کوششیں کرنی ہوں گی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے، مختلف مذاہب کا احترام کیا جائے، اقلیتوں کو تحفظ دیا جائے اور ان کے حقوق ادا کیے جائے۔ اسلام امن، سلامتی اور عدل کا مذہب ہے۔ امن عامہ کے فروغ کے لیے مسلمانوں کے ساتھ دوسرے مذاہب کا دیا احترام کرنا ہوگا جس طرح دین اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔

وزیر مملکت برائے مذہبی امور محترمہ شگفتہ جمانی نے علماء مشائخ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مذہبی رواداری کا موضوع ہمیشہ سے توجہ طلب رہا ہے۔ اگر آپس میں مفاہمت اور مذہبی رواداری اختیار کر لی جائے تو اس سے ایک دوسرے کو قریب لاتے ہوئے مختلف ثقافتی سرگرمیوں کو پنپنے کا موقع ملتا ہے۔ اسلامی اقدار کو فروغ دینا ہماری اولین ترجیح ہے۔ اسلام امن و آشتی کا دین ہے۔ اس کا اہم مقصد یہ بھی ہے کہ بنی نوع انسان پر سلامتی کی راہیں کھول دی جائیں۔ قرآن ہر اس چیز کو معروف قرار دیتا ہے جس سے معاشرہ میں اچھائی پھیلتی ہے۔ اسلامی کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جائے جو کہ مثالی ہو۔ ہمیشہ سے علماء کرام نے قوم کی رہنمائی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی ہمیشہ مفاہمت اور رواداری کا درس دیا۔

اس کے بعد ملک سے بھر آئے ہوئے جید علماء کرام کا خطاب شروع ہوا جس میں سب سے پہلے قاری محمد حنیف جالندھری (جنرل سیکریٹری وفاق المدارس) کو خطاب کے لیے مدعو کیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ اسلام رواداری، رحمت، محبت، امن و آشتی کا مذہب ہے۔ یہ عالمگیر دین ہے۔ اسلام وہ واحد دین ہے جو رواداری اور ہم آہنگی کا دین ہے اور یہ دین سب سے زیادہ رواداری پر زور دیتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء پر ایمان لانا ہم سب پر فرض ہے اور ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم انبیاء اور دیگر کتب آسمانی پر ایمان نہیں لاتے۔ قرآن کریم نے مختلف انبیاء کرام کا ذکر کیا ہے۔ قرآن کے اندر واحد سورت ہے جو کہ حضرت مریم کے نام پر ہے۔ اسی قرآن میں ہمیں حضرت مریم اور اس حضرت آسیہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسلامی تاریخ مذہبی رواداری کے بے شمار واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے ساتھ معاہدات کیے۔ اس حوالے سے معاہدہ نجران مشہور و معروف ہے۔ عیسائیوں کا ایک وفد جب نجران سے مدینہ منورہ تشریف لایا تو آپ ﷺ نے انہیں مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہرایا اور انہیں اپنے مذہبی طریقے سے عبادت کرنے کی اجازت دی، یہاں تک کہ یہودی کا جنازہ گزرا تو اس کے لیے بھی احتراماً کھڑے ہو گئے۔ اسلام صرف مکالمہ اور بات چیت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ پُر امن بقائے باہمی کا درس دیتا ہے۔ قرآن میں موجود ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی زبردستی نہیں کی بلکہ ہمیشہ رواداری سے کام لیا اور کبھی خود سے معاہدات کو نہیں توڑا۔ آج مفاہمت اور رواداری کی ضرورت پہلے سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا جو غیروں میں یہ نظریہ پایا جاتا تھا کہ مذہب کو سوسائٹی سے الگ کر دیا جائے اب وہ معدوم ہوتا ہے جا رہا ہے اور اقوام غیر دوبارہ مذہب کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جس طرح اکبر نے ”دین الہی“ کو متعارف کرایا تھا آج پھر اس کا تجربہ کیا جا رہا ہے ایک ہی چھت کے نیچے عیسائی، یہودی، مسلمان عبادت کرتے نظر آتے ہیں مگر یہ تجربہ بھی ناکام ہو گیا اور توجہ حاصل نہیں کر سکا۔ ضروری ہے کہ ہر طبقہ اپنے اپنے عقیدے پر قائم رہے اور دوسرے کے وجود کو خندہ پیشانی سے تسلیم کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان وہ واحد ملک ہے جہاں اقلیتوں کو مکمل حقوق حاصل ہیں۔ بلدیاتی اداروں سے لیکر ایوان بالا تک اقلیتوں کے لیے نشستیں اور ملازمتوں میں کوئی مخصوص ہے۔ پاکستان کے لیے جدت اور شدت دو بڑے چیلنج ہیں۔ جدت نے اجتہاد کو اور شدت نے جہاد کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے۔

وفاق المدارس کے نمائندہ مولانا غلام محمد سیالوی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیدائش امن والے شہر مکہ میں ہوئی۔ آپ ﷺ صبر کا پیکر

بنے رہے۔ مصائب، تکالیف اور پریشانیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے اور ہمیشہ مذہبی رواداری کا درس دیتے رہے۔ ہمیں معاشرے میں تمام گروہوں اور طبقات کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے حقوق کو بھی تسلیم کرنا ہوگا۔ اسلام ہمیشہ سے تصادم کے خلاف رہا۔ دہشت گردی کے وجہ سے فاصلے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ضروری ہے کہ الفت، محبت اور مودت کی فضا قائم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت اور توہین قرآن پر خاموشی قطعاً جائز نہیں۔

محمد یاسین ظفر (ڈپٹی سیکریٹری مدارس سلفیہ) نے کہا کہ مذہبی رواداری کی اہمیت و ضرورت ہر جگہ محسوس کی جاتی رہی ہے۔ اس کے لیے تمام مذاہب اور مسالک سنجیدہ کوششیں کرتے رہے ہیں۔ اختلاف رائے فطرتی عمل ہے۔ تاہم ہمیں اختلاف اور مخالفت میں فرق کو سمجھنا ہوگا۔ اختلاف سے نئی راہیں کھلتی ہیں جبکہ مخالفت سے دشمنی بڑھتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اختلاف رائے کو برداشت کریں اختلافات دوسروں کے دلائل اور منطق کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اسلام میں اختلاف کی گنجائش موجود ہے۔ قومی، سیاسی، علاقائی رواداری کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے مدارس کے پلیٹ فارم کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

علامہ سید نیاز حسین نقوی (وفاق المدارس شیعہ پاکستان) نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں مشرک کو بھی برا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔ جبکہ مشرک کو برا بھلا کہنے کی اجازت نہیں تو پھر ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو برا بھلا کہنا کس طرح جائز ہے۔ اسلام کے معنی ہی رواداری کے ہیں۔ مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے۔ لفظ اسلام میں رواداری اور محبت موجود ہے۔ اگر ہم فرقہ بندی کو ختم نہیں کر سکتے تو فرقہ واریت کو ختم کر دیا جائے۔

جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالملک نے کہا کہ رواداری کے ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ظلم برداشت کیا جائے۔ حملہ آوروں کے سامنے جھکنا رواداری نہیں۔

ان کے علاوہ جمعیت اہلحدیث کے نائب صدر علامہ زبیر احمد ظہیر، خطیب جامعہ نعیمیہ راغب حسین نعیمی، خطیب بادشاہی مسجد عبدالکبیر آزاد، پیر مفتی خالد حسین، علامہ سید نیاز حسین نقوی، نجفی، علامہ ساجد حسین نقوی اور علامہ سعید احمد صدیقی صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

کانفرنس کے آخر میں وزیراعظم پاکستان جناب سید یوسف رضا گیلانی نے خطاب کیا

اور مختلف علماء کرام کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ اس اہم موقع پر وزیر اعظم پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی اور بین الاقوامی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے کانفرنس کا انعقاد شاندار قدم ہے۔

علماء کرام سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن، عدلیہ اور انتظامہ جب میری بات مان لیتی ہیں تو علماء کرام میری بات کیوں نہیں مانتے؟ قانون پر عمل درآمد سے ہی سب کے حقوق کا تحفظ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ناموس رسالت قانون میں تبدیلی نہیں ہوگی، لیکن کسی بھی قانون کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہیے اور نہ کرنے دیں گے۔“ تشدد کے واقعات سے پاکستان کی بدنامی ہوتی ہے اور مغرب میں ان واقعات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اس سے بیرون ملک مقیم پاکستان کے لیے بھی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی صحیح تشخیص اجاگر کیا جائے۔ جس ملک میں آئین اور قانون پر عمل نہیں ہوتا وہاں جنگل کا قانون ہوتا ہے کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہاں بھی جنگل کا قانون ہو اور آئین نہ ہو۔ قانون پر عمل درآمد نہیں ہوگا تو کسی کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے۔ ہمارے ہاں کوئی شیعہ، کوئی سنی، کوئی دیوبندی، کوئی بریلوی، کوئی سندھی، کوئی بلوچ، کوئی پٹھان اور کوئی سرائیکی ہے، ہم سب کو پاکستانی بننا اور ایک ہونا چاہیے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو حکومت بھی آئے وہ اقلیتوں کو اسی طرح تحفظ دے جیسے موجودہ حکومت دے رہی ہے۔ ہم نے سیاسی رواداری کے تحت اپنی داڑھی اپوزیشن لیڈر کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ بد امنی کا پودا انسانی غلطیوں سے وجود میں آتا ہے۔ زبردستی عقیدہ مسلط کرنا اسلام کے ہاں ناپسندیدہ عمل ہے۔ تمام فرقے اسلامی تعلیمات کے سرچشمہ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ سے روشنی حاصل کر کے اتحاد و اتفاق کے پیغام کو عام کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اسلام کی مذہبی رواداری پر مبنی اقدار کو فروغ دینا چاہیے۔ عقیدے کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی زور زبردستی کی گنجائش نہیں۔ اسلام کی درست تشریح، اور معاشرے میں تحمل، برداشت اور رواداری کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ عالمی دہشت گردی نے دنیا کا سکون تباہ کر دیا، انتہا پسندی اور رجعت پسندی کا راستہ انحطاط اور تباہی کا راستہ ہے، مسلمان اقوام عالم، عالم کی فکری، سائنسی، اقتصادی، اور سیاسی میدان میں قیادت کا فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہمیں بر قسم کے اختلافات کو بھلا کر ملت اسلامیہ کی سلامتی اور خوشحالی کی طرف دھیان دینا ہوگا۔ علماء کرام

اسلام کی صحیح ترجمانی کریں۔ آج کی دنیا سائنس و ٹیکنالوجی کی دنیا ہے۔ ایک طرف تو انسان تیزی سے آگے سے آگے کی طرف بڑھتا جا رہا ہے جبکہ دوسری طرف اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ انسان خوف و ہراس، بھوک و افلاس، ظلم و تشدد اور وحشت گردی کے گہرے جہنم میں گرنا جا رہا ہے۔ سیاسی رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے پرویز مشرف جس نے مجھے ۵ سال جیل میں رکھا معاف کر دیا حتیٰ کہ میں نے اس جج کو ملازمت میں توسیع دی جس نے مجھے سزا سنائی۔ ادارے مضبوط ہوں گے تو سب کو تحفظ حاصل ہوگا، اگر ادارے کمزور ہوں گے تو مجھ سمیت کوئی بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ آخر میں علامہ محمود اشرفی نے دعا کروائی۔ اس طرح علماء و مشائخ کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی جس میں پاکستان، عالم اسلام اور مغربی اقوام کو یہ پیغام دیا گیا کہ مذہبی رواداری کو اپنایا جائے۔

(ختم شد)

قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج میں ہفتہ طلباء ۲۰۱۱ء کا انعقاد
حصول علم اور اس کا فروغ ملک و ملت کی عظیم خدمت ہے اور انبیاء کی سنت ہے، میں
آج تمام انعام یافتگان طلباء کو پیش گی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہفتہ طلباء کے حوالہ سے
اختتامی تقریب جلسہ سیرت النبی ﷺ کی صورت میں منعقد کی گئی جس سے ایڈمنسٹریٹر خالد ریاض
صدیقی لیاقت آباد ٹاؤن نے خطاب کیا۔ قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج میں پچھلے پانچ سالوں کی
طرح اس سال بھی ہفتہ طلباء کے حوالہ سے کھیلوں کے مقابلے منعقد کرائے گئے اور پوزیشن حاصل
کرنے والے طلباء کو کپ، ٹرافی، اور شوقیت دئے گئے، اسی مناسبت سے اختتامی تقریب سیرت
النبی ﷺ کے حوالے سے

بعض ان کے ”طلباء کی تعلیم و تربیت والدین و اساتذہ کی ذمہ داریاں سیرت طیبہ کی روشنی میں“ منعقد کی گئی، تقریب کے مہمان خصوصی ایڈمنسٹریٹو لیاقت آباد ناؤن خالد ریاض صدیقی تھے اور صدر جلسہ پروفیسر مظفر حسین ملاحوی سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کالج کراچی تھے، موضوع کی مناسبت سے خصوصی خطاب مولانا عاصم صاحب ڈائریکٹر پروڈکشن نور ٹی وی کیا۔ ڈی ڈی اور ریونیو لیاقت آباد نے بھی شرکت کی۔ تقریب میں سابق پرنسپل پروفیسر سعید الرحمن خان صاحب، پروفیسر امیر احمد خان صاحب، پروفیسر منظور حسین چشتی صاحب نے مندرجہ بالا عنوان پر خطاب

کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب پرنسپل قائد ملت نے سپانسامہ پیش کیا اور خطاب کیا، مہمانوں کو اپنی کتاب ”اسلام کی تبلیغ میں تاجروں کا کردار“ اور کالج کا سالانہ مجلہ ”قائد“ تحفہ پیش کیا۔

پروفیسر ذوالفقار دانش صاحب نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے، تقریب کے اختتام پر مہمانوں کی ناشتہ تواضع کی گئی۔

پروفیسر ذوالفقار صاحب اور پروفیسر حبیب الرحمن صاحب نے کھیلوں کا انعقاد کیا۔ طلباء نے مہمان خصوصی کی آمد پر قائد ملت کا خصوصی ترانہ پیش کیا۔

چیف ایڈیٹر کے مشاہدات و تاثرات و تجاویز

سہ روزہ عالمی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۷ تا ۹ مارچ ۲۰۱۱ء

بمقام: میرٹ ہوٹل اسلام آباد، زیر اہتمام تنظیم صلاح المسلمین / مجلس صوت الاسلام ملک و بیرون ملک ۲۰۱۱ء تا مارچ ۲۰۱۱ء مسلسل نیشنل و انٹرنیشنل کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملا، مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں جامعہ قاہرہ کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس میں شرکت سے آغاز ہوا اور اسلام آباد میں شرکت پر اختتام ہوا۔

اس ادارہ و تنظیم سے تعلق کا یہ پہلا موقع تھا۔ مجھے افسوس ہے کراچی میں جہاں مرکزی ادارہ جامعہ اسلامیہ اور صوت الاسلام واقع ہے، اس شہر کا باسی ہونے کے باوجود عظیم خدمات سے ناواقف تھا، جسے یہ ادارہ انجام دے رہا ہے۔ اس غفلت کا ایک سبب میری تصنیفی مصروفیات، دوسرے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کا لجز کراچی (جو ۲۵۰ پرائیویٹ گورنمنٹ کالجز میں علوم اسلامیہ کے اساتذہ کی نمائندہ رجسٹرڈ تنظیم ہے) کی تنظیمی مصروفیات تیسرے پرنسپل شپ کی انتظامی ذمہ داری و متفرق امور تھے۔

باہر حال مجھے یہ مشاہدہ کر کے دلی مسرت حاصل ہوئی کہ یہ کانفرنس علمی مقالات کے لحاظ سے مہمانوں کی خدمت کے حوالہ سے انتظامی امور کے حوالہ سے نظم و ضبط کے نقطہ نظر سے

عالمی سطح کی کانفرنس تھی اور کانفرنس میں جن عنوانات کو زیر بحث لایا گیا، اور سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں گفتگو کی گئی، عالمی تناظر اور موجودہ حالات کے پس منظر میں جن عنوانات و موضوعات کو سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے زیر بحث لایا گیا یہ عہد حاضر کی اہم ضرورت تھی مثلاً فرائض و حقوق سے بحث عالمی ضرورت تھی، بالخصوص عصر حاضر کے مسائل غیر مسلموں سے تعلق اور ان کا تحفظ اخلاق و معاشرت امن و امان اور اعتدال پسندی کو بہت خوبصورتی سے اجاگر کیا گیا ہے۔

الحمد للہ پچھلے دس پندرہ سالوں سے صوبائی و عالمی کانفرنسوں میں شرکت اور خطاب کا موقع ملتا رہا ہے، لیکن سامعین کی جو دلچسپی اس کانفرنس میں دیکھی وہ اس سے قبل نہیں دیکھی گئی، جس خوبصورتی سے وقت پر کانفرنس کا آغاز و اختتام کیا گیا اور تمام مقررین کو خطاب کا موقع فراہم کیا گیا یہ جملہ منتظمین کی صلاحیتوں کا اعلیٰ نمونہ ہے، اور مجھے سمیت تمام شرکاء اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ کانفرنس کے پیغام کو ملکی و غیر ملکی سطح کے ارباب حل و عقد تک بھرپور انداز میں پہنچانے کے لئے جدید میڈیا کا سہارا لیا گیا، مترجمین سے مدد لی گئی، یہ خصوصیات دیگر کانفرنسوں کے مقابلہ میں اس کانفرنس کو ممتاز بنا دیتی ہیں۔

مجھے ملک و بیرون ممالک جن کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملا وہ عموماً سرکاری طور پر منعقد کی گئیں یا سرکاری اداروں (یونیورسٹیز وغیرہ) اور ان کے تعاون سے منعقد کی گئیں۔ جامعہ المرکز الاسلامی بنوں (جس نے دس سے زائد قومی فقہی کانفرنسیں منعقد کیں) پاکستان کا پہلا دینی و مذہبی ادارہ تھا، جس نے علمی موضوعات پر کانفرنسوں کے انعقاد کا آغاز کیا تھا، مجھے بھی اس کے متعدد پروگراموں میں شرکت اور خطاب کی سعادت حاصل رہی۔

اس جامعہ کے بعد جامعہ اسلامیہ دوسرا عظیم مذہبی و دینی ادارہ ہے، جس نے عصر حاضر کے مسائل و اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھرپور انداز میں کام کا آغاز کیا ہے اور جامعہ کا تعارفی کتابچہ دیکھنے سے معلوم ہوا، پچھلے چند سالوں میں درج ذیل کانفرنسیں منعقد کی گئی ہیں۔

- ۱۔ فلاح انسانیت کانفرنس ۲۔ نئی حج و عمرہ پالیسی سیمینار
- ۳۔ فلسفہ سنت ابراہیم خلیل اللہ سیمینار ۴۔ شہادت فاروق و حسین کانفرنس
- ۵۔ محسن انسانیت کانفرنس پشاور ۶۔ محسن انسانیت کانفرنس کراچی

جامعہ اسلامیہ بحیثیت ادارہ کے بہت اہم پہلوؤں پر کام کر رہا ہے، مثلاً تخصص فی الدعوة والاشرافہ، صحافت کورس، فن خطابت واسلوب کلام۔ اسلامک بیکننگ کورس، کمپیوٹر سائنس، انگلش و عربی لینگویج کورس وغیرہ۔

اس کے بانی مفتی محی الدین صاحب اور روح رواں مفتی ابو ہریرہ صاحب ہیں یہ کوششیں پوری ٹیم کی وسعت ذہنی وسعت قلبی اور عالمی فکر وسوج اور عصر حاضر کی ضرورتوں سے آگاہی کی غمازی کرتی ہیں۔

اس قدر ہمہ جہت شخصیات کا ایک ادارہ سے وابستہ ہونا اس شہر کراچی اور ملک کے لئے نیک فال اور نعمت ہے۔

معروضی دور میں جبکہ مولوی ہونا ہی جرم ٹہرا ہے، ملکی و عالمی استعماری قوتیں انہیں زندگی کا حق دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں، ان حالات میں دینی و مذہبی ادارہ کا قیام واستحکام اور روایتی اسلوب کو اپنانے کے ساتھ جدید ذرائع کا استعمال ملک کے تمام مذہبی لوگوں اور اداروں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔

کانفرنس اور تعارف کا مطالعہ ومشاہدہ اگر بذاتہ نہ ہوتا تو انہیں یقیناً کسی کا تاثر یا مبالغہ پر مبنی تعارف سمجھتا۔ لیکن جو کچھ مشاہدہ میں آیا اسے خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے چند کلمات تحریر کر دیئے ہیں۔
گزارشات:

جامعہ اسلامیہ کی ٹیم کو تجاویز پیش کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، لیکن پھر بھی چند نکات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ صوت الاسلام کی کوششوں و کاوشوں کو ہمہ گیر بنانے کے لئے کراچی وقومی سطح پر مشاورتی کمیٹی تشکیل دی جائے، تاکہ پروگراموں کے انعقاد کو موثر بنانے کے لئے بہتر حکمت عملی اختیار کی جاسکے، اور اس کمیٹی میں قدیم وجدید علوم سے آگہی رکھنے والے پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد صدیقی جیسے خواتین وحضرات شامل ہوں۔

۲۔ کانفرنس کے اخراجات کم کرنے کے لئے صوبائی کانفرنسیں منعقد کی جائیں، جو کہ عہدہ حاضر کے قومی و عالمی مسائل مثلاً خواتین کے حقوق و فرائض، بچوں کے حقوق و فرائض غیر مسلموں کے حقوق و فرائض۔ اسلام کی خارجہ پالیسی، مسلم حکومت کا دوسری مسلم حکومت کے خلاف غیر مسلموں/ غیر مسلم حکومتوں کی مدد کرنا، مسلم حکومت کے حقوق و فرائض۔ مذہبی و دینی اداروں کا معاشرتی رول موثر بنانے کے اسلوب۔ وغیرہ

۳۔ صوت الاسلام کی کوششوں و کاوشوں کو ہمہ گیر بنانے اور مختلف شعبائے حیات کو قریب لانے کے لئے اسٹیج پر سب کو مدعو کیا جائے، بالخصوص عصری جامعات و کالجز کو تاکہ عالمی سازشوں اور پروپیگنڈے کا ازالہ ہو اور عوامی پذیرائی میں اضافہ ہو۔

۴۔ کانفرنسوں میں پیش کردہ تحقیقی و معیاری مقالات کو ششماہی مجلہ کی صورت میں شائع کیا جائے یہ مجلہ اگر ہائر ایجوکیشن کی شرائط پر مرتب کیا جائے تو مجلہ کی کفالت بھی ہو جائے گی (یعنی H E C اس کے اخراجات برداشت کرے گی)

۵۔ کم از کم ہر سال سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔

۶۔ مقالات کا معیار بہتر بنانے کے لئے کم از کم چار ماہ قبل اہل علم کو مقالہ لکھنے کی دعوت دی جائے، مقالہ کے معیار کو جانچنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، غیر معیاری ہونے کی صورت میں دوبارہ بہتر بنانے کا موقع دیا جائے تاکہ کانفرنس کا عملی معیار و وقار بڑھتا ہے۔

۷۔ مقالہ نگاروں کے مختصر کوائف چند لائنوں میں تعارفی کتابچوں کے ساتھ شامل کر لیں، اور اسٹیج پر بیان کریں تاکہ مقررین کا تعارف کانفرنس کی اہمیت میں اضافہ کا ذریعہ بن سکے، آپ کے شاندار پروگرام کی بدولت میں نے بہت سے اہل علم کو جتو کرتے ہوئے سنا اور اندازہ لگایا بہت سی اہم شخصیات کانفرنس میں شرکت و خطاب کی خواہاں تھیں۔

میں اس کامیاب کوشش و کاوش پر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ) کے جملہ عہدیداران و ممبران کی جانب سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پاکستان کے

ارباب حل و عقد سے اس کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

آخر میں دعاء گو ہوں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے ذریعہ عوام و اہل علم اور حکمرانوں کا قبلہ درست فرمائے اور دنیاوی و اخروی کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

جامعہ کراچی، وفاقی اردو یونیورسٹی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور ہمدرد یونیورسٹی
مندرجہ بالا کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ اور قرارداد

سہ روزہ عالمی کانفرنس ۷ تا ۹ مارچ ۲۰۱۱ء میرٹ ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی، جس کی چھ نشستیں ہوئیں، یہ انعقاد جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی کے ارباب حل و عقد کی جانب سے قائم کردہ مجلس صوت الاسلام کے زیر اہتمام ہوا۔

کانفرنس میں ۱۸ ممالک کے نامور علماء نے شرکت کی اور پاکستان کے چاروں صوبوں سے بھی نمائندگی موجود تھی، منتظمین نے تمام شرکاء کانفرنس کو انوائے کانفی نیشنل ہوٹل و دیگر ہوٹلوں میں قیام کروایا اور آنے جانے کا جہاز کا ٹکٹ دیا، تین یوم تک تمام مہمانوں کی شاندار دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ ہوٹل سے کانفرنس ہال تک لانے کے لئے بہترین گاڑیوں کا انتظام کیا گیا تھا، ٹی وی ریڈیو اخبارات نے کانفرنس کی بھرپور نشر و اشاعت کی اور وزیر اعظم پاکستان نے کانفرنس کا افتتاح کیا، سابق عارضی وزیر اعظم چودھری شجاعت نے اختتام کیا، وزیر داخلہ رحمن ملک اور موجودہ وزیر اطلاعات فردوس عاشق اعوان صاحبہ نے کانفرنس میں شرکت کی، کانفرنس میں جن علماء و مفکرین و دانشوروں نے جن عنوانات پر خطاب کیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مقالہ نگار نشست کے عنوان کی تفصیل

- ۱۔ مولانا نور عالم امینی صاحب انسانی حقوق کی حفاظت کا تصور، سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں
- ۲۔ ذاکر علی اصغر چشتی صاحب اسلامی مملکت میں اقلیتیں، حقوق و فرائض
- ۳۔ مولانا عبدالرشید بستوی صاحب مسلمان بطور اقلیت، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے اسالیب

- ۴۔ مولانا زاہد الراشدی صاحب
انسانی حقوق کا اقوام متحدہ کا چارٹر
اور اسلام میں انسانی حقوق کی حفاظت
- ۵۔ پروفیسر حافظ شفیق الرحمن صاحب
سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں
قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک
- ۶۔ مولانا مصطفیٰ آزاد صاحب بنگلہ دیش
خواتین کے حقوق سیرۃ طیبہ
ﷺ کی روشنی میں
- ۷۔ ڈاکٹر خانم طیبہ بخاری صاحبہ
خواتین کے حقوق سیرۃ طیبہ
ﷺ کی روشنی میں
- ۸۔ مولانا مفتی ابو ہریرہ محی الدین صاحب
سفراء اور مندوبین کے ساتھ
سیک عہد نبوی کی روشنی میں
- ۹۔ ڈاکٹر عبید اللہ خان صاحب (انٹرنیشنل یونیورسٹی)
بچوں کے حقوق سیرۃ طیبہ ﷺ
کی روشنی میں
- خطاب صدر مجلس: مولانا قاری حنیف جالندھری صاحب، جنرل سیکریٹری وفاق المدارس
العربیہ پاکستان
- ۱۰۔ مولانا سلمان الحسنی ندوی صاحب انڈیا
سیرت مطہرہ سے مستفاد نظام تعلیم کے
بنیادی خدو خال
- ۱۱۔ مولانا نور الحسن قاسمی صاحب بنگلہ دیش
عصری نظام تعلیم میں دینی علوم کی اہمیت اور
نصاب سازی
- ۱۲۔ ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب
دور حاضر میں فکری تربیت کا نظام، مناج و
اسالیب سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں
- ۱۳۔ مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب
دور جدید میں دینی و عصری تعلیم کا امتزاج
اور جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال
- ۱۴۔ ڈاکٹر محمود الحسن عارف صاحب
سیرت طیبہ اور مستشرقین
- ۱۵۔ ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم صاحب مصر جامعہ الازہر
المجمع بین علوم الدین والدنیا

- ۱۶۔ مولانا سلیم کریم صاحب ساؤتھ افریقہ
۱۷۔ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب
۱۸۔ ڈاکٹر حافظ عبدالباسط صاحب
۱۹۔ ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن صاحب
۲۰۔ مشتاق احمد کلونا صاحب
۲۱۔ پروفیسر مشتاق احمد صاحب
۲۲۔ ڈاکٹر دوست محمد صاحب
۲۳۔ ڈاکٹر بلال احمد قریشی صاحب
۲۴۔ ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی صاحب
۲۵۔ ڈاکٹر سید عزیز الرحمن صاحب
۲۶۔ ڈاکٹر اویس سرور صاحب
۲۷۔ مفتی خالد صاحب
- معلمین اخلاق میں رسول اکرم ﷺ کا
مقام و امتیاز اور جامعیت
نبی کریم ﷺ کے فلسفہ اخلاق کا انسانی
نفسیات کی روشنی میں جائزہ
اسلام کا فلسفہ اخلاق اور دنیا پر اس
کے اثرات
عصری و مذہبی تعلیم میں اخلاق و کردار
سازی کی اہمیت
اسلام کی جنگی اخلاقیات سیرۃ مطہرہ کی
روشنی میں
مذہب اور مذہبی شخصیات کا احترام اور
عہد نبوی کی تعلیمات
سیرت نگاری میں جدید مغربی طرز فکر کا
ایک جائزہ
ضرورت الاخلاق و تزکیۃ النفس فی
مجال التعليم
امن کی تعلیمات قرآن کریم و سنت کی
روشنی میں
فتنہ و فساد کی حقیقت اور تعلیمات
نبوی ﷺ
انسانی جان کی قدر و قیمت تعلیمات نبوی
ﷺ کی روشنی میں

- ۲۸۔ پروفیسر منیر احمد صاحب خود کش حملے، دہشت گردی اور تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں
- ۲۹۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب پاکستان میں پائیدار امن تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں
- ۳۰۔ ڈاکٹر ساجد الرحمن صدیقی صاحب عہد نبوی میں یہود بدینہ اور قریش مکہ سے معاہدات، عصر حاضر میں استفادے کی راہیں
- ۳۱۔ مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب کویت علاقائی اور لسانی عصبتوں کا خاتمہ مواخات مدینہ کی روشنی میں
- ۳۲۔ ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب اقوام عالم کے عرف اور معاہدات کا احترام سیرۃ نبوی کی روشنی میں
- ۳۳۔ پروفیسر حافظ زاہد علی ملک، پنجاب یونیورسٹی، الاسلام دین الامن والسلام
- قرارداد کے اہم نکات: کانفرنس کے اختتام پر قراردادیں پیش کی گئیں
- ۱۔ سیرت طیبہ ﷺ حقیقی ادارہ کا قائم کر کے ذخیرہ کتب و علمی مقالات جمع کئے جائیں۔ مستتر قین کے جوابات دئے جائیں، مرکز الدراسات السیرۃ کا قیام عمل میں لایا جائے۔
- ۲۔ نصاب میں سیرت النبی ﷺ کو شامل کیا جائے اور سیرت پر تحقیقات کرائی جائیں۔
- ۳۔ اسکول کی سطح سے گریجویٹ تک نصاب میں سیرت النبی ﷺ کو شامل کیا جائے۔
- ۴۔ بچوں کی تربیت کے لئے سیرت کا لٹریچر ان کی ذہنی سطح کے مطابق تیار کیا جائے۔
- ۵۔ ذرائع ابلاغ کو پابند کیا جائے، سارے سال سیرت پر لیکچر نشر کریں۔
- ۶۔ حکومت قومی سیرت کانفرنس کے موضوعات کے انتخاب میں نوجوانوں کو پیش نظر رکھ کر عنوانات کا انتخاب کرے۔

۷۔ یونیورسٹیز میں سیرت چیئر قائم کی جائے، اور چیئر مین کے لئے ان افراد کا انتخاب کیا جائے جو

سیرت پر عبور رکھتے ہوں، چیئر کے لئے HEC گرانٹ فراہم کرے۔

۸۔ HEC ہر سال تمام سیرت چیئرز کا اجلاس بلائے اور کام کا جائزہ لے۔

۹۔ 1961ء کے نافذ کردہ عاقلی قوانین کا جائزہ لینے کے لئے علماء پر مشتمل کمیٹی قائم کی جائے۔

۱۰۔ دینی مدارس کے نصاب میں عہد حاضر کی مناسبت سے تبدیلی کی جائے، خاص کر اسلامی معاشیات کا اضافہ ہونا چاہئے۔



جامعہ کراچی کی فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز میں ایڈہاک ازم کا تسلسل:

علمی سرتے میں ملوث پروفیسر کے خلاف کارروائی نہ ہونے کے باعث جامعہ کراچی میں فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز میں تیسرا ڈین بھی قائم مقام مقرر کر دیا گیا ہے۔ تیسرے قائم مقام ڈین شعبہ اصول دین کے پروفیسر ڈاکٹر حسام الدین منصوری نے اپنے عہدے کا چارج قائم مقام ڈین پروفیسر غلام مہدی سے لیا جو مستقل ہوئے بغیر ریٹائر ہو گئے۔ جبکہ ان سے پہلے ڈاکٹر اختر سعید بعد میں قائم مقام ڈین کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے تھے۔ فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز میں ایڈہاک ازم کی بنیاد اس وقت پڑی جب ڈین پروفیسر جلال الدین نوری کے تحقیقی مقالے کو شریعت کورٹ کے سابق چیف جسٹس حازق الخیری نے علمی سرتہ قرار دیا، (اور ڈاکٹر عبدالرشید سپروائزر کو عربی نہ جانتے ہوئے سپروائزر بننے پر مساوی ذمہ دار قرار دیا) جس کے بعد ۱۸ مئی ۲۰۰۹ء کو انہیں معطل کر دیا گیا ہے اور اس کے بعد سے فیکلٹی میں قائم مقام ڈین کے تقرر کا سلسلہ چل نکلا ہے جو تاحال جاری ہے، جامعہ کراچی کی جانب سے نئے ڈین کے لئے جو تین نام گورنر ہاؤس بھیجے جانے کا فیصلہ کیا گیا تھا، اس میں معطل ڈین جلال الدین نوری کو بھی شامل کر لیا تھا، جبکہ باقی دو ناموں میں پروفیسر حسام الدین منصوری اور ڈاکٹر شکیل اوج شامل ہیں، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جامعہ کراچی پروفیسر جلال الدین نوری کے خلاف کوئی سنجیدہ کارروائی نہیں کرے گی اور ریٹائرمنٹ تک معطل رکھے گی اور اس وقت تک قائم مقام ڈین کی تقرری کا سلسلہ جاری رہے

گا۔ (بحوالہ جنگ کراچی، ۱۱۳، اگست ۲۰۱۰ء)

علماء دیوبند اور علماء بریلی کے اتحاد کا ایک تاریخی معاہدہ:

۱۲/ فروری ۱۹۹۰ء کو خفی مسلک کے علماء دیوبند اور بریلی کا ایک نمائندہ اجلاس منعقد ہوا جس میں دونوں مکاتب فکر کے سرکردہ اور نمائندہ علماء اکٹھے ہوئے اور انہوں نے باہمی اتحاد و اخوت اور فکری ہم آہنگی پیدا کر کے لئے متفقہ طور پر ایک فارمولا مرتب کیا جس کا متن درج ذیل ہے۔

کتاب 'اتحاد بین المسلمین اور اس کے تقاضے' مسمی بنام دعوت فکر مطبوعہ مکتبہ اشرفیہ مرید کے صفحہ ۳۲ تا ۳۵ کی عبارت منقولہ از کتاب "اشد الغد اب" کے تحت دونوں فریقوں کے بزرگوں کا جن کے دستخط ثبت ہیں، اس بات پر اتفاق ہوا کہ مذکورہ بالا عقائد سے ہمیں پورا اتفاق ہے، لہذا کسی بڑے سے بڑے عالم کی عبارت یا قول جو ان عقائد و افکار سے جو کتاب اشد العذاب کے صفحات کے حوالہ سے کتاب دعوت فکر کے صفحہ ۳۲ تا ۳۵ پر چھپے ہوئے ہیں، متصادم یا متضاد ہوں ہم ان سے برأۃ و لا تعلقی کا اعلان کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم دونوں مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے زبردست خطی حضرات اس بات کا معاہدہ کرتے ہیں کہ ہم باہمی اتفاق و اتحاد کا عظیم الشان اور پائیدار مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان میں اور پاکستان سے باہر پوری دنیائے اسلام میں مکمل طور پر اسلامی نظام نافذ کریں گے اور پوری دنیائے اسلام میں پھر سے نظام خلافت کو قائم کر کے تمام عالم اسلام کو ایک امیر کے جھنڈے تلے جمع کریں گے، نیز ہم اپنے اپنے فکری تشخص (بریلوی و دیوبندی) کو ختم کر کے صرف اہلسنت و جماعت کہلائیں گے۔ بحمدہ تعالیٰ اس کے بعد ہم میں کوئی اصولی و فروعی اختلاف نہیں رہا نیز ہم ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے کے بزرگوں کو توہین آمیز اور غیر مؤدبانہ الفاظ سے یا نہیں کریں گے بلکہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف کوئی رسالہ یا کتاب یا مضمون نہیں چھاپیں گے اور نہ ہی کوئی ایسا کام کریں گے جس سے باہمی اتحاد و اتفاق کو ٹھیس پہنچے اور یہ کہ اپنی تمام علمی و فکری صلاحیتیں اصلاح معاشرہ و اتحاد ملت کے لئے صرف کریں گے اور انفرادی و اجتماعی محافل و مجالس منعقد

کر کے لوگوں کے ذہنوں کو اسلامی نظام کے لئے تیار کریں گے۔

اس معاہدہ پر دستخط کرنے والوں میں مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی (ناظم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور) مولانا مفتی غلام سرور قادری (ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور) مولانا عبدالاحد القاسمی (مہتمم دارالعلوم، انڈیا) مولانا رشید میاں (لاہور) مولانا سلیم اللہ خان (مہتمم جامعہ فاروقیہ، کراچی)، مولانا فداء الرحمن درخوئی (مہتمم جامعہ انوار القرآن، کراچی)، مولانا عبدالملک (جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ، لاہور) اور مولانا عبداللطیف (ناظم مدرسہ عربیہ نجم المدارس، کراچی) وغیرہ شامل تھے۔

یہ معاہدہ اس بات کا ثبوت ہے کہ علماء کرام کے سنجیدہ عناصر اتحاد بین العلماء کے حامی اور موید ہیں اور اختلاف و انتشار کو ناپسند کرتے ہیں۔ لہذا جو عناصر علماء کے درمیان انتشار و تشتت کو ہوا دیتے ہیں وہ نہ علماء کے خیر خواہ ہیں اور نہ امت کے۔ علماء اور عوام کا مفاد اس میں ہے کہ ان کے اندر اتفاق و اتحاد کی فضاء پروان چڑھے اور ان کے درمیان اخوت و مودت اور بھائی چارے میں اضافہ ہو۔

اس وقت جب کہ عالم کفر خود ہمارے حکمرانوں کے تعاون سے اپنی طغیانہ فکر و تہذیب، ترغیب و ترہیب کے ہر چھکنڈے سے ہمارے معاشرے میں نافذ کرنے پر تلا بیٹھا ہے، سارے مکاتب فکر کے علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ متحد ہو کر اس صورت حال کا مقابلہ کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مذکورہ معاہدے کی نہ صرف تجدید کی جائے بلکہ اس قسم کا معاہدہ علماء دیوبند و بریلی کے علاوہ جمیع مکاتب فکر کے درمیان ہونا چاہئے اور اس پر موثر انداز سے عمل درآمد کے لئے ہر مسلک کے علماء پر مشتمل ایک نگران کمیٹی بھی بننی چاہئے تاکہ اتحاد کے اس معاہدے پر موثر طریقے سے عمل درآمد کی ضمانت بھی حاصل ہو جائے۔ (بشکریہ ماہنامہ البرہان اپریل ۲۰۱۱ء)

CAP-۱۱-۲۰۱۰ء اور نئے ڈی جی پروفیسر ڈاکٹر ناصر انصاری کے اہم اقدامات:

ہر سال کی طرح اس سال بھی کراچی کے ۱۲۳ کالج اور ۳۶ ہائر سیکنڈری اسکولوں میں انٹر سال اول آرٹس/ کامرس/ سائنس میں مرکزی داخلہ پالیسی کے تحت داخلوں کے لئے CAP

کمپنی پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین انصار ڈائریکٹر جنرل ایجوکیشن کالجز سندھ کی سربراہی میں قائم کی گئی ہے، جس کا پہلا اجلاس بروز منگل ۱۰-۷-۶ کو ڈائریکٹریٹ میں منعقد ہوا جس میں پروفیسر نجمہ نیاز صاحبہ ریجنل ڈائریکٹر کالجز کراچی، پروفیسر پرویز شیخ ڈائریکٹر فائننس راقم الحروف پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، پروفیسر جاوید احمد، پروفیسر نجمہ کھوکھر پروفیسر ظہیر، پروفیسر سعید الظفر، وغیرہ نے شرکت کی، میٹنگ میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ فائننس کمیٹی، پریزیڈنگ کمیٹی، پریٹنگ کمیٹی، پراسپیکٹس اصلاحی کمیٹی وغیرہ۔

۲۱ جولائی کو کامرس کالج میں DG صاحب اور کوآرڈینیٹر جناب نوید زبیری و خالد قریشی صاحب نے CAP اراکین کے ساتھ پریس کانفرنس کے ذریعہ داخلہ پالیسی اعلان کیا، اور ذاتی محنت سے گورنمنٹ کولاجھوں کا جو فائدہ پہنچایا ہے، اس کی وضاحت کی پراسپیکٹس کی ایک خصوصیت یہ ہے، کہ اس کے ٹائل پر کسی بڑے کالج یا ڈائریکٹریٹ کی تصویر دینے کے بجائے موجودہ حکومت کی کوششوں سے جو آٹھ کالجز تعمیر ہوئے ہیں، ان کی تصاویر ٹائل پر دی گئی ہے ۲۲ جولائی کو اسی حوالہ سے پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس سوسائٹی گز کالج میں تمام پرنسپل کی میٹنگ رکھی گئی۔ پرنسپل کی اکثریت نے شرکت کی ڈی جی اور RD نے پرنسپلز سے خطاب کرتے ہوئے داخلہ پالیسی کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ موجودہ ڈی جی صاحب اور ریجنل صاحبہ کی کوششوں سے بحسن و خوبی تمام امور انجام پائے امید ہے، آئندہ سال کیپ پالیسی کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔



عالمی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۳-۵ دسمبر ۲۰۱۰ء دارالعلوم جامعہ قاہرہ مصر

بعنوان: السيرة النبوية ﷺ في القديم والحديث کی رپورٹ:

جامعہ قاہرہ مصر میں شعبہ تاریخ اسلامی و تہذیب اسلامی کے زیر اہتمام دوروزہ عالمی

سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد کی گئی، جو کہ شعبہ کے چیئرمین الاستاذ الدكتور عبدالفتاح فتی اور

ڈین فیکلٹی الاساذ الدکتور محمد صالح توفیق کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

کانفرنس میں سعودی عرب، سوڈان، کویت، مصر، ہندوستان اور پاکستان سے (چیف ایڈیٹر) نے شرکت کی کانفرنس کی دونوں میں نو نشستوں کا انعقاد کیا گیا ہر اسکا لراکوس منٹ خطاب کے دئے لئے گئے ہر نشست پر آرزور کے توسط سے سوال جواب کا سیشن منعقد کیا جاتا تھا۔

اہم مہمانوں میں دکتور علی بن موسیٰ الزهرانی جامعة الملك السعود دکتور مشعل محمد الجداہری کویت دکتور ہریک بن محمد جامعة اسلامیه مدینة، دکتور علی المزینی، دکتور نریبہ عطاء دکتور عبداللطیف مصری اور چیف ایڈیٹر شارل تھے۔ اس موقع پر چیف ایڈیٹر کی جانب سے درج ذیل تاثرات کانفرنس کے حوالہ سے پیش کئے گئے۔

وجهة النظر و نراویة النظر علی المؤتمر الدولي من

ناحية الحضور - وطلبی -

حضرت فی المؤتمر الدولي الاول لقسم التاريخ الاسلامی و الحضارة الاسلامية علی موضوع: السيرة النبوية ﷺ فی القديم والحديث

هذا المؤتمر مهم جداً لنشر الدعوة الاسلامية والسيرة النبوية الشريفة أشكر لأستاذ الدکتور عبدالفتاح فتحی، رئیس قسم التاريخ الاسلامی جامعة القاهرة مقرر المؤتمر والأستاذ الدکتور محمد صالح توفیق عمید كلية دارالعلوم جامعة القاهرة و رئیس المؤتمر و لجميع الأستاذة والحاضرين -

فالحمد لله كل الحمد استفدت منه كثيراً جداً حتى تمنيت ان يقام مثل هذا المؤتمر سنوياً و تطبع المقالات الملقاة فی المؤتمر لیستفید منها العوام والخواص -

وأرجو منك ان ترسلوا لی نسخة منها حتى یستفید أبداً، کم المسلمین خارج

البلد کما استفدنا داخل بلد کم۔

وَأُرِيدُ أَنْ تَدْعُونِي فِي الْمَوْتَمَرِ الْقَادِمِ أَكْتُبُ مَقَالَةً لِلْمَوْتَمَرِ أَنْشَاءَ اللَّهُ -

وقدمت عنادين للمؤتمر القادم:

۱۔ اہم کتب السيرة النبوية ﷺ في اہم لغات العالم (تعارفہم) و اہمیتہم و منہجہم)

۲۔ مؤلفات السيرة النبوية ﷺ و مناهج المؤلفين من القرن الاول إلى قرن

۳۔ مصادر السيرة النبوية ﷺ

۴۔ حقوق لغير المسلمين و معهم حسن السلوك في بلد المسلمين (فی ضوء السيرة النبوية ﷺ)

۵۔ كتب التراث غير مطبوعة على السيرة النبوية ﷺ و اہمیتہم

۶۔ الحوار بين الاديان والمذاهب في ضوء السيرة النبوية ﷺ



چیف ایڈیٹر کے لئے اعزاز:

چیف ایڈیٹر ۲۰۰۹ء میں شیخ الازہر کی دعوت پر بین الاقوامی کانفرنس ”مکالمہ بین المذہب“ میں شرکت کے لئے قاہرہ گئے، سابقہ شیخ الازہر سے ملاقات میں ٹریننگ کے لئے چند ناموں کی درخواست پیش کی، جسے شیخ الازہر نے منظور کر لیا اور ۲۰۱۰ء میں جامعہ ازہر کی دعوت پر مصر جانا ہوا، جہاں درج ذیل مختلف ممالک سے علماء، اساتذہ و آئمہ کو مدعو کیا گیا تھا۔ تین ماہ کی ٹریننگ کے بعد شہادۃ (ڈگری) بھی دی گئی، جو کالج اساتذہ کے لئے اعزاز ہے۔

رئیس جامعہ ازہر کی اجازت سے صدر شعبہ ڈاکٹر احمد محمد قاضی صاحب کی دعوت پر جامعہ ازہر میں ”الثقافة و مجتمع الباکستانی“ کے موضوع پر ہفتہ میں ایک لیکچر بھی دینے کا

اعزاز حاصل کیا، جس میں اساتذہ و طلباء کی بڑی تعداد نے شرکت کی، اور یکپہرہ کو پسند کیا۔
دورۃ لتدربیبہ فی جامعہ الازھر الشریف لائمة والو اعظین

والاستاذة الکرام

(پاکستان)

اسم المحترم: الاستاذ الدكتور صلاح الدين ثانى، اسم الوالد: امام الدين

اسم البلد: پاکستان، اسم المدينة: کراتشى

والمنصب: عميد كلية قائدالملة الحكومية

رقم الهاتف (للبيت) +92-213-5442489/+92-213-6659703

رقم الجوال/موبائل: (پاکستان): +92-3002664793، +92-2152364881

اسم الجامعه اوالمدرسه: جامعة کراتشى جامعہ اردو وجامعہ ہمدرد (مشرف علی رسالۃ الدكتور)

رقم البريد الإلكتروني: e-mail: drsalahuddinsani@yahoo.com

Web: www.auicks.org

اسماء التالیفات و التصنیفات: عشرين مؤلفات ورئيس التحرير مجلة علوم اسلاميه
العالمية (نصف سنوى) فى اللغة العربية و الا ردوية والسندية والانكليزية
العنوان الكامل للبريد:

H. No. 162, Sector No. 8/L Orangitown Karachi Pakistan

(رقم البيت ۱۶۲ سکتور ۸۔ ایل اورنگی ٹاؤن کراتشى بلکستان ۷۵۸۰۰)

اسم المحترم: الدكتور فياض احمد، اسم الوالد: عبد الحنان

اسم البلد: پاکستان، اسم البلد: کراتشى

والمنصب: ريسرچ اسڪالر رقم الهاتف (للبيت)

رقم الجوال/موبائل: (پاکستان): 92-03003517784

اسم الجامعه اوالمدرسه: جامعة کراتشى (پاکستان)

رقم البريد الإلكتروني: best12899@yahoo.com

اسماء التالیفات و التصنیفات: ۱) خصائص النبات القرآنية فى طب الجديد،

۲) الا مصطلحات الطب فى ضوء سيرة النبوى

اسم البلد: الهند، اسم المدينة: Chemmad، والمنصب: پرنسپل
رقم الهاتف (البيت): 02223436399، رقم الجوال/موبائل: 0091-9702435663
اسم الجامعة اوالمدرسه: كلية قوة الاسلام العربية ممبئي العميد
رقم البريد الالكتروني: ummarhudawi@gmail.com
العنوان الكامل للبريد: Rahmath Mansil (P.O.) Velimukku South (Via)
Velimukku-Pin 676317 (DT) Malappuram Kerala (St) India

(روسيا)

اسم المحترم: آرسلان، اسم الوالد: غلمان
اسم البلد: ساراتوف، والمنصب: امام وخطيب
رقم الهاتف (البيت) +79170226976
رقم البريد الالكتروني: e-mail: alterego_76@mail.ru
العنوان الكامل للبريد: Russia Saratove Merx City st 5th-line 58-13
Temirboulatov Arsalan

اسم المحترم: عبد الرؤف، اسم الوالد: رفائيل
اسم البلد: روسيا، اسم المدينة: ساراتوف اسم الجامعة اولمدرسه
والمنصب: امام مسجد
رقم الهاتف +79033299640 اسم الجامعة اولمدرسه:
رقم البريد الالكتروني: e-mail: abolurrauf8282@mail.ru

(نيجيريا)

اسم المحترم: استاذ ابراهيم، اسم الوالد: امام اسماعيل
اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينة: باو بيش
والمنصب: المحاضر
رقم الهاتف: +2348032481182، رقم الجوال/موبائل: 08032481182
اسم الجامعة اولمدرسه: كلية احمد لرفاعي للقانون والشرية
رقم البريد الالكتروني: imamouismail57@yahoo.com
العنوان الكامل للبريد: كلية امام الاسماعيل للدراسات الاسلامية والعربية ليمن

﴿۳﴾ طعام النبویؐ فی ضوء السائنس الجدید

Favourite Fruits and Vegetables of the ﴿۴﴾

(English) Holy Prophet (PBUH)

Fl. No. B-110, Raza Comer K.D.A.

العنوان الكامل للبريد:

اسم المحترم: المفتي عظمت الله سعدي، اسم الوالد: سعد الله

اسم البلد: پاکستان، اسم البلد: ينون، والمنصب: المدرس

رقم الهاتف (للبيت) 092928211620

رقم الجوال/موبائل: (پاکستان): 92-333509970، (مصر) 0140831727

اسم الجامعة او المدرسه: جامعه المركز الاسلامي

رقم البريد الالكتروني: muftisaadee@yahoo.com

اسماء التاليفات و التصنيفات: ﴿۱﴾ روئيت هلال في ضوء الفقه اسلامي (بلغة اردو)

﴿۲﴾ التفريجات والسير في الاسلام (بلغة اردو)

﴿۳﴾ دعوت دين كے شرعي اصول (بلغة اردو)

العنوان الكامل للبريد: Islamic Center Jadid Hinjel Near Trang

Qabristan Bannu N.W.F.P. Pakista (جامعة المركز الاسلامي جديد بنون)

(الهند)

اسم المحترم: محمد شهباز انصاري، اسم الوالد: نسيم احمد

اسم البلد: الهند، اسم البلد: بهيوندي

والمنصب: امام و خطيب، رقم الهاتف (للبيت) 04942698268

رقم الجوال/موبائل: 00918087172089

اسم الجامعة او المدرسه: دار هدايا

رقم البريد الالكتروني: shahbaz786ansari@gmail.com

اسماء التاليفات و تصنيفات: الفصول في علم الوصول /كتاب دعا، /نظرة الوهاية

العنوان الكامل للبريد: H.# 338/7, Khak Bawdi Darga Road

Bhiwandi Thane M.H, India Pin 421302

اسم المحترم: عمر الهدوي، اسم الوالد: علوي كوتيپارا

کتاغم باو تش صندوق البريد 0105 نيجيريا

اسم المحترم: ابو بكر الحافظ، اسم الوالد: زكريا
اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينة: تفلاو ايليوبوش
والمنصب: الدراسات والوعظ

رقم الجوال/موبائل: 08026501990، رقم الهاتف: 08030991867

اسم الجامعة او المدرسة: مركز تحفيظ القرآن ويست داد بوش

اسماء التاليفات والتصنيفات: القرآن والفصاة

العنوان الكامل للبريد: اكيني تدنسلقات بوشن P.O.Box 8635 Kafima Nigeria

اسم المحترم: نور الدين اكنيمي زبير، اسم الوالد: عبد الكريم

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينة: ابادت

والمنصب: الداعية، رقم الجوال/موبائل: +0119547809

رقم الهاتف: +2348074803450

اسم الجامعة او المدرسة: مدرسته الدعوة الاسلامية والمجلس الأعلى للشؤون

الاسلامية نيجيريا

رقم البريد الالكتروني: e-mail: abdulganiyiabdurraheen@yahoo.com

alwafausociety@yahoo.com

العنوان الكامل للبريد: P.O.Box 36376 Agrodigate Ibadan yo state Nigeria

اسم المحترم: عسي اولاديواجو، اسم الوالد: عبدالقادر أيدي

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينة: ابادن

والمنصب: مدير المركز والدعوة

رقم الهاتف: +2348033858116، رقم الجوال/موبائل: +2348056551269

اسم الجامعة او المدرسة: مركز نور النبي لتعليم العربي والدين الإسلامي

العنوان الكامل للبريد: No. 10 Oni Stretet Ikolababa Ibadan Nigenia

اسم المحترم: استاذ عبدالقادر، اسم الوالد: محمد بلوا

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينة: نصر او غلب آدم او

والمنصب: المدرس، رقم الهاتف: +23408083389722

رقم الجوال/موبائل: +2348083389922

اسم الجامعه اوالمدرسه: مركز الثقافى الاسلام

العنوان الكامل للبريد: P.O.Box 8635 Kaduna Nigeria

اسم المحترم: مختار، اسم الوالد: آدم ابوبكر

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: كانو

والمنصب: امام المسجد العسكرى

رقم الهاتف: +2347028205845 رقم الجوال/موبائل: +2348055601957

رقم البريد الكترونى: e-mail/ Madamu@yahoo.com

العنوان الكامل للبريد: P.O.Box 8635 Kaduna Nigeria

اسم المحترم: محمد أول صالح بيبيج، اسم الوالد: صالح بيبيج

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: كانو

والمنصب: امام مسجد المركز الثقافى الاسلامى

رقم الهاتف: 08035-891555 رقم الجوال/موبائل: 0802-7609500

رقم البريد الكترونى: e-mail/ awalbebeji@yahoo.com

العنوان الكامل للبريد: P.O.Box 8635 Kaduna Nigeria

اسم المحترم: محمد الرابع، اسم الوالد: آدم شيخ

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: بوتشى

والمنصب: المحاضر / الطالب

رقم الهاتف: +2348020320663 رقم الجوال/موبائل: +2348020320663

اسم الجامعه اوالمدرسه: جامعة بايووكنو

العنوان الكامل للبريد: Rabi Adam Shehu C/o Sheikh Tahir Usman

Bauch P.O.Box 758 Kobi Bauchi Nigeria

اسم المحترم: الحافظ محمد، اسم الوالد: احمد مودب

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: باوتش

اسم الجامعه اوالمدرسه: مركز الثقافى الاسلامى، والمنصب: المدرس

رقم الهاتف: رقم الجوال/موبائل: 080034455826

العنوان الكامل للبريد: مركز الثقافى الاسلامى كوب باوتش صندوق البريد نيجيريا

اسم المحترم: عبدالغنی الزییدی، اسم الوالد: عبدالرحیم
 اسم البلد: نیجیریا، اسم المدينة: أبوجا
 والمنصب: خطیب المسجد، * رقم الجوال/موبائل: +2348025237795
 رقم البريد الإلكتروني: e-mail: abdulganiyiabdurraheem@yahoo.com

(السودان)

اسم المحترم: سيف الدين، اسم الوالد: جمعه مركز محمد *
 اسم البلد: السودان، اسم المدينة: أم درمان
 والمنصب: محفي وكالة السوادانه للآتياء
 رقم الهاتف: 0911367931 رقم الجوال/موبائل: 0911367931
 اسم الجامعة او المدرسة: آدرمان الاسلامية
 رقم البريد الإلكتروني: e-mail: murkurz@hotmail.com
 العنوان الكامل للبريد: المجلس الاسلامي الاعلى لحققب السودان
 اسم المحترم: رمضان عبدالجليل كودي توتو، اسم الوالد: عبدالجليل
 اسم البلد: السودان، اسم المدينة: أم درمان أمبدة
 والمنصب: مدرس و مدير الدعوة مركز الهداية، الإسلامي للدعوة والدراسات المقارنة
 رقم الجوال/موبائل: +249922742681
 اسم الجامعة او المدرسة: امام و خطيب مسجد الايمان
 العنوان الكامل للبريد: اميدة الحارة ٤٣، أم درمان، رقم المنزل ٣١١٠، السودان
 اسم المحترم: نيمري عوض جندی كرم الله، اسم الوالد: عوض جندی كرم الله
 اسم البلد: السودان، اسم المدينة: الخرطوم
 والمنصب: نايب الامينه العام الدعويه، رقم الجوال/موبائل: 0917825082
 رقم الهاتف: 0917825082 .
 اسم الجامعة او المدرسة: الوحدة الدعويه،
 العنوان الكامل للبريد: الخرطوم الحاج سيف الرديميه الشقله مربع ٣٩ جوار سوف
 الاقلا

اسم المحترم: دمحبوب الدقل، اسم الوالد: جيلي عبدالباقي

اسم البلد: السودان،
اسم المدينة: الخرطوم
والمنصب: محاضر،

رقم الجوال/موبائل: 00249913304349، رقم الهاتف: 00249155142882

اسم الجامعة او المدرسه: الكلية الكندية السودانية

رقم البريد الالكتروني: E-mail: mahjoobdug@yahoo.com

اسماء التألیفات و التصنيفات: دليل الدعاة وسط النصای بالانجليزية والعربية

العنوان الكامل للبريد: السودان الخرطوم ابو آدم - ٨٢ / ٥٠ الكلية الكندية الرياض.

ش النص

اسم المحترم: عبدالبدیع، اسم الوالد: محمد حامد

اسم البلد: السودان، اسم المدينة: ام درمان

والمنصب: امام و خطیب

رقم الجوال/موبائل: +249123752772، رقم الهاتف: +249912212077

اسم الجامعة او المدرسه: جامعه ام درمان الاسلاميه

رقم البريد الالكتروني badiell4@yahoo.com

العنوان الكامل للبريد: السودان ام درمان قرية جبيل الطية



❖ گوشہ انجمن علوم اسلامیہ کالج کراچی ❖

انجمن کے زیر اہتمام حسب سابق ۲۰۱۰ء کے انتخابات اور کامیابی

اکتوبر ۲۰۱۰ء میں پورا پینل بلا مقابلہ منتخب ہو گیا، اس موقع پر صدارتی امیدوار پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب انتخابات سے قبل مصر کے سفر پر چلے گئے تھے، ان کی غیر موجودگی میں پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب نے انتخابات منعقد کرائے اور ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب سمیت درج ذیل اساتذہ منتخب قرار پائے اور مجلس عاملہ کے ممبران کا سلیکشن کیا گیا۔

عہدیداران

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی (صدر)، پروفیسر محمد مشتاق کلودہ (نائب صدر)،
 پروفیسر نصرت جہاں (نائب صدر برائے پرائیویٹ کالج)، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم (جنرل
 سیکریٹری)، پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود (جوائنٹ سیکریٹری)، پروفیسر ثروت ناز (خاتون جوائنٹ
 سیکریٹری)، پروفیسر احتشام الحق (جوائنٹ سیکریٹری برائے پروفیشنل کالج)، پروفیسر صفت اللہ
 میسر (سیکریٹری امور رفاہ عامہ)، پروفیسر شفقت حسین خادم (سیکریٹری اطلاعات)، پروفیسر
 عبدالقیوم جلالانی (ڈپٹی سیکریٹری اطلاعات)، پروفیسر محمد فراہیم (فنانس سیکریٹری)، پروفیسر
 ظفر علی شاہ (ڈپٹی فنانس سیکریٹری)

مجلس عاملہ

- ۱۔ پروفیسر طلحہ عمر، ۲۔ پروفیسر عبدالرشید جوکیو، ۳۔ پروفیسر عبدالواسع بھٹو،
- ۴۔ پروفیسر عبدالحفیظ، ۵۔ پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ کوثر، ۶۔ پروفیسر محمد عمار خان، ۷۔ پروفیسر
 عشرت مسعود اہمی، ۸۔ پروفیسر گلشن آراء، ۹۔ پروفیسر عامر حسن، ۱۰۔ پروفیسر شائستہ سلطانہ،
- ۱۱۔ پروفیسر حسنی بانو، ۱۲۔ پروفیسر محمد رضوان، ۱۳۔ پروفیسر حفیظ الرحمن: کنوینر عربی سبکٹ

اعزازی ممبران

پروفیسر ڈاکٹر عبدالعزیز (ہمدرد یونیورسٹی)، پروفیسر ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو (سندھ
 یونیورسٹی)، پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین (وفاقی اردو یونیورسٹی)، پروفیسر ڈاکٹر عبدالوحید
 (سکھر)، پروفیسر ڈاکٹر محمد ادیس آزاد (لاڑکانہ)، پروفیسر ڈاکٹر محمد روشن صدیقی
 (حیدرآباد)، پروفیسر ریاض الدین ربانی (مشیر انجمن)، پروفیسر ڈاکٹر سیف الرحمن
 آرائیں (حیدرآباد)

اکتوبر میں حلف برداری کی تقریب منعقد ہوئی، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ خدمت کی
 مزید توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

